MODEL Questions with answers

For Intermediate Examination- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes | Urdu (COMP.) Set-I | Fullmarks: 50

Group-A

کسی پانچ معروضی سوالات کا جواب دیں: 5X2 = 10

1. آزاد بخت کے وزیر کا کیا نام تھا؟
(الف) خردمند (ب) عقل مند (ج) ہوش مند (د) ان میں سے کوئی نہیں

2. سید سلیمان ندوی کا تعلق کس صوبہ سے تھا؟
(الف) بہار (ب) یوپی (ج) پنجاب (د) بنگال

3. زبان گویا کس کا مضمون ہے؟
(الف) حالی (ب) سرسید (ج) خواجہ حسن نظامی (د) میرامن

4. نظم پیغام عمل کس کی لکھی ہوئی ہے؟
(الف) حالی (ب) نظیر (ج) وحیدالدین سلیم (د) علامہ اقبال

5. مرزا غالب کا اصل نام کیا ہے؟
(الف) اسداللہ خان (ب) عبیداللہ خان (ج) شیخ محمد ابراہیم (د) ان میں سے کوئی نہیں

6. نظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کس ہیئت میں ہے؟
(الف) مخمس (ب) مسدس (ج) مثلث (د) رباعی

7. قرآن پاک کا تاریخی اعجاز کے مصنف ہیں؟
(الف) سید سلیمان ندوی (ب) حالی (ج) سرسید (د) مولوی عبدالحق

Group-B

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے کسی دو کے جواب دیں: 2x5=10

1. آزاد بخت کے گوشہ نشیں ہو جانے کے بعد ملک کی حالت کیسی ہو گئی۔
2. قرآن پاک کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے۔
3. بنت بہادر شاہ پر کیا گذری
4. نظم پیغام عمل کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالئے
5. میر تقی میر کی شخصیت سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے
6. درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے

ارض وسماں کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

Group-C

(Marks: 30)

سبھی سوالوں کا جواب حسب ہدایت لکھیں۔

1. کسی ایک متبادل سوال کے جواب دیں: 1X10=10

بنت بہادر شاہ کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیں

یا

نظم 'کلجگ' کا خلاصہ لکھیں

2. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں: 5X1=5

قصہ الم صوفی قلم دوا امیر خزانہ

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں: 5X1=5

غم شب اب کم عید بد آج

4. اپنے والد کو خط لکھ کر ایک سائیکل خریدنے کی درخواست کریں: 10X1=10

یا

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیں:

(i) کتب (ii) اخبار بینی کے فائدے (iii) ریل کا سفر

Set- 1 Answers

Group - A

1.جواب	(الف) خردمند	2.	(الف) بہار
3.	(الف) حالی .	4	(ج) وحیدالدین سلیم
5.	(الف) اسداللہ خان	6.	(ب) مسدس
7.	(الف) سیدسلیمان ندوی		

Group - B

2X10

مندرجہ ذیل سوالوں میں کسی دو کے جواب دیں:

1.سوال آزاد بخت کے گوشہ نشیں ہوجانے کے بعد ملک کی حالت کیسی ہوگئی؟

جواب آزاد بخت کی گوشہ نشینی کو دیکھ کر چاروں طرف دشمنوں اور باغیوں نے سراٹھانا شروع کردیا۔ حکومت کے امراء اور درباریوں نے اس صورتحال کی اصلاح کیلئے غوروفکر شروع کیا اور وزیراعظم خردمند کواس کی ذمہ داری دی۔ خردمند نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ ملک کی حفاظت کے لئے گوشہ نشینی کو ترک کیا جائے اور خدا سے اولاد کیلئے دعا کیا۔ آزاد بخت نے خردمند کے مشورہ کو قبول کیا اور دوبارہ حکومت کے معاملات کی طرف متوجہ ہوا۔ دلی سکون حاصل کرنے کیلئے لباس بدل کر قبرستان جاتا تھا اسی عمل کے دوران بادشاہ کی ملاقات چار فقیروں سے ہوئی ان چاروں فقیروں نے باری باری سے اپنا قصہ سنایا۔

3. سوال بنت بہادر شاہ پر کیا گذری:

جواب بنت بہادر شاہ نے اپنے دل پر پتھر رکھ کر خدا کے اوپر چھوڑ دیا کہ قسمت میں رہے گا تو دوبارہ ملاقات ہوگی، جی تو نہیں چاہتا ہے کہ آخری وقت میں بیوی اور بچوں کو آنکھ سے اوجھل ہونے دوں پر کیا کرتا بادشاہ کو ساتھ رکھنے میں بربادی کا اندیشہ تھا الگ رہنے ہی میں بھلائی سمجھا ایک رات میں بادشاہت ختم ہونا اور پوری طرح تاج وتخت لٹ جانا بڑا جھٹکا تھا پوری طرح بادشاہ برباد ہوچکا تھا۔ لال قلعہ میں ایک کہرام مچ گیا بنت بہادر شاہ کا دل سہم گیا وہ پوری طرح لٹ گئی دنیا میں ان کا کوئی یار ومددگار نہیں۔ تیمور کے نام کی عزت رکھیو اوران بے کس عورتوں کی آبرو بچائیو۔ میرے اعمال کی شامت سے ان کو رسوانہ کر اور سب کو پریشانیوں سے نجات دے۔

4. نظم ''پیغام عمل'' کے مرکزی خیال پر روشنی ڈالئے:

جواب نظم پیغام عمل اپنے عہد کے عام مزاج وحالات کی عکاسی کرتی ہے۔زندگی حرکت وعمل سے عبارت ہےاوراسے جاودانی پیہم روانی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔یہ روانی ہی دراصل زندگی کی علامت ہے جب تک دل میں کوئی عزم نہ ہو بامقصد زندگی کے ہدف کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔اس لئے شاعر کہتے ہیں کہ اس کو پورا کرنے کیلئے ضدی بچے کی طرح سرکشی پر آمادہ رہنا چاہئے۔اس کا جواب ہر اس کے دل کے اندر پنہاں ہوتا ہے۔جب تک اس کا مظاہرہ نہیں ہوتا اس کی خوبیاں ظاہر نہیں ہوتیں۔چنانچہ اس نکتے کو شاعر چشمہ آب سے تشبیہ دیتے ہیں۔چشمہ آب جب تک پہاڑوں کے اندر ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے جب تک وہ ابل کر زمین کی سطح پر نہ آجائے اور آخر میں شاعر کہتے ہیں کہ اگر گردش ایام سے بامقصد زندگی حاصل کرنے کی کوششوں کو دھکا پہنچتا ہے تو بھی انسان کو مسلسل آگے بڑھتے رہنے سے باز نہیں آنا چاہئے بلکہ اس کو اس گھاس سے سیکھ لینی چاہئے کہ ہزاروں پاؤں سے دب کر بھی وہ سطح زمین پر پھر آخر نکل ہی آتا ہے۔

5. سوال: میر تقی میر کی شخصیت سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے:

جواب: میر تقی میر 1723ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے،ان کے والد ایک صوفی فقیر تھے۔لڑکپن ہی میں ان کے والد کا سرسایہ سر سے اٹھ گیا باپ کے انتقال پر بھائی اور عزیز واقارب نے سہارا نہیں دیا۔عمر کے ابتدائی حصے میں ہی انہیں تلاش معاش میں نکلنا پڑا۔دلی آئے لیکن یہاں بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔زمانہ کی جفا کاریوں نے انہیں قدم قدم پر بے بسی،بے کسی اور بے چارگی کا احساس دلایا۔ دلی کی حالت جب ناگفتہ ہوگئی تو لکھنؤ کی راہ پکڑی اور 1781ء میں وہاں پہنچے نواب آصف الدولہ نے ان کا خیر مقدم کیا اور تین سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کردیا۔1810ء میں لکھنؤ ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔میر نے غزل گوئی میں اپنا مقام بنایا۔وہ ایک ایسے شاعر تھے جس کے سخن کا شور جانے کا نہیں اور جس کا دیوان قیامت تک دنیا میں رہے گا۔غالب جیسے شاعر نے میر کی شاعرانہ عظمت کو سراہا تھا۔ان کا کلام ایسا درد بھرا ہوا ہے کہ اس کے پڑھنے سے دل پر چوٹ سی لگتی ہے مولوی عبدالحق کے قول کے مطابق ان کی زبان کی فصاحت اور سادگی سوز وگداز مضامین کی جدت اور تاثر میں ایسی خوبیاں ہیں جو اردو کے کسی دوسرے شاعر میں نہیں پائی جاتیں۔ان کی شاعری عاشقانہ ہے۔میر نے غم عشق اور غم زندگی دونوں کو زندہ رہنے اور مقابلہ کرنے کے تازہ دم حوصلے میں تبدیل کردیا۔میر نے اردو شاعری کو ایک انمول خزانہ سے معمور کردیا۔

ارض وسماں کہاں تیری وسعت کو پاسکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

جواب: یہ شعر خواجہ میر درد کی غزل کا مطلع ہے رنگ تغزل اور تصوف کا بیان موجود ہے۔وہ خالق کائنات سے مخاطب ہیں اور کہتے ہیں کہ آسمان وزمیں کی وسعت میں تیری محبت اور جذبہ عشق کا وجود ہے۔اگرچہ تمام چیزیں تیری مخلوق ہیں اور ان کا وجود تیری مرضی پر قائم

ہے ان کی زندگی اور موت کا فیصلہ تو ہی جاری کرتا ہے۔لیکن دنیا کی کوئی دوسری مخلوق تیری محبت کے لائق نہیں ہے انسان کا دل ہی واحد ایسی جگہ ہے جہاں جذبہ عشق الہٰی کا وجود ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں تیری محبت پروان چڑھتی ہے۔شاعر موصوف کا جذبہ خودسپردگی سے سرشار ہے اور التجا کرتا ہے کہ میرا دل تیری محبت کیلئے بے چین ہے اس کی دھڑکنوں میں سما کر لذت زندگی میں اضافہ کردے تا کہ من وتو کا فاصلہ باقی نہ رہے۔

Group - C

.2 جواب:

واحد	جمع	واحد	جمع
الم	آلام	صوفی	صوفیاء
قلم	اقلام	دوا	ادویہ
امیر	امراء	خزانہ	خزائن
امام	ائمہ		

.3 جواب

ضد	اضداد	ضد	اضداد
غم	خوشی	شب	روز
اب	کب	کم	زیادہ
عید	محرم	بد	نیک
آج	کل		

.4 سوال: اپنے والد کو ایک خط لکھئے جس میں سائیکل خریدنے کی درخواست کریں۔

محترم ابوجان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کے فضل وکرم اور آپ کی دعاؤں سے میں یہاں خیرت سے ہوں گزشتہ ماہ سے خط لکھنے میں اس لئے تاخیر ہوئی کہ امتحان کی تیاری

میں زیادہ مصروف ہوجانے کی وجہ سے خط لکھنے کا موقع نہیں مل سکا۔ادھرایک پریشانی یہ ہے کہ گھر سے اسکول کی دوری زیادہ ہونے کی وجہ سے پیدل اسکول پہنچنے میں کافی وقت خرچ ہوجاتا ہے اس طرح واپسی میں یہی کیفیت ہوتی ہے اس لئے میری درخواست یہ ہے کہ مجھے ایک سائیکل خرید دیجئے تاکہ میں وقت پراسکول آنا جانا کرسکوں اس سے دوسرا فائدہ ہوگا کہ جو وقت اسکول پیدل آنے جانے میں لگتا ہے اس وقت کا استعمال ہم مطالعہ اور امتحان کی تیاری میں اچھی طرح کرسکتے ہیں۔

اور زیادہ کیا لکھوں گھر پر سب خیریت سے ہے۔

فقط

والسلام

آپ کا بیٹا

(نور نبی) درجہ۔دسویں

ہائی اسکول۔مدھوبنی

یا

اخبار بینی

اخبار پڑھنے ہی کو اخبار بینی کہتے ہیں۔آج کے دور میں اخبار بہت ضرورت بن گئی ہے آج ہمیں ہر طرح کے حالات سے باخبر ہونا ضروری ہوگیا ہے اور ہر طرح کے حالات کی جانکاری اخبار سے ہی حاصل کرتے ،تعلیمی ادارے کے داخلے کے اشتہارات ملازمت سے متعلق اشتہارات کھیل کود کی جانکاری، ٹھیکہ داروں کے ٹنڈرس وغیرہ جیسے سارے اشتہارات بھی اخباروں کے ذریعہ ہی معلوم ہوتے ہیں۔سرکاری اعلانات اور اطلاعات بھی ہمیں اخبار ہی بتاتے ہیں۔تعزیتی پروگراموں کی جانکاری بھی ہمیں اخبار ہی حاصل کراتے ہیں۔اس لئے اب اخبار بینی ایک بہت ضروری ضرورت بن گئی ہے۔ہم سب کو اخبار بینی کی عادت ڈالنی چاہئے اخبار میں اچھی اچھی چیزوں پر گفتگو کی جاتی ہے۔جیسے کسی کا انٹرویو ہوا ان سے سوالات پوچھے جاتے ہیں وہ سماج اور معاشرے کو سمجھتے ہوئے مدوں پر گفتگو کرتے ہیں۔کچھ اچھی باتیں ہوتی ہیں جس سے ہم بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ہر طرح کی خبریں ہمیں اخبار ہی سے معلوم ہوتی ہیں۔بچوں کے لئے بھی اخبار میں کالم شائع ہوتے رہتے ہیں اسے پڑھ کر دوسرے بچے بھی سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں بھی حوصلہ ہوتا ہے کہ میں بھی اچھے سے پڑھائی کروں۔

پہلے ہمیں دوسرے جگہوں کی خبر نہیں معلوم ہوتی تھی کہ کون سے دیش میں کیا ہورہا ہے۔اخبار کے ذریعہ ہمیں دوسرے دیشوں کی خبر بھی معلوم ہوجاتی ہے۔اخبار کے آنے سے ہماری زندگی کی رفتار میں تیزی آئی ہے۔وقت کے ساتھ اخبار کا بھی ہماری زندگی میں اہم کردار رہا ہے۔وہ ایک رول موڈل کی طرح رول ادا کرتا ہے۔اچھی خبر ہو یا بری اخبار نے اپنا کام اچھے سے ادا کیا۔چاہے گاؤں ہو یا بڑے شہر آج اس کی اہمیت ہر گاؤں والے اور شہر والے کو معلوم ہے کس طرح گاؤں اور شہر میں اخبار پڑھ کر ساری جانکاری ملک اور بیرون مک کی معلوم کرلیتے ہیں۔

سوال: نظم ''کلجگ'' کا خلاصہ لکھیں:

جواب: ''کلجگ'' نظیر اکبرآبادی کی ایک بے حد مقبول و معروف نظم ہے۔ نظیر اکبرآبادی عوامی شاعر ہیں جس واقعہ سے متاثر ہوتے اسے فوراً نظم کی صورت میں سے ساختہ ڈھال لیتے تھے۔ نظیر اکبرآبادی کی یہ نظم بنیادی طور پر گیارہ بندوں پر مشتمل ہے لیکن ہمارے نصاب میں اس نظم کے صرف پانچ بند ہی شامل ہیں جس میں نظیر مکافات عمل اور دوسروں کی بہبودی اور احتیاط سے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

اس نظم میں شاعر کا یہ خیال ہے کہ انسان اس دنیا میں جیسا عمل کرتا ہے ردعمل کے طور پر ویسا ثمرہ اس کو ملتا ہے۔ اگر کسی کے ساتھ نیکی کی جاتی ہے۔ تو اس کا بدلہ نیک ہی ملتا ہے اور اس کے برعکس اگر کسی کے ساتھ بدی کی جاتی ہے تو اس کا بدلہ بھی برا ہی ملتا ہے۔ گویا یہ دنیا ایک بازار کی طرح ہے یہاں جس طرح کا عمل کیا جاتا ہے اس کا اجر بھی ویسا ہی ملتا ہے۔ نظیر اکبرآبادی نے اسی بنیادی نکتہ کو مختلف مثالوں کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً انہوں نے نیکی کا بدلہ نیکی، بدی کا بدلہ بدی، میوہ کے بدلے میوہ، پھل پھول کے بدلے پھل پھول، آرام کے بدلے آرام، دکھ درد کے بدلے آفت و مصیبت ملنے کی بات کہی ہے۔ غرض یہ دنیا کلجگ نہیں بلکہ کرجگ ہے۔ یہاں آدمی دن کو جیسا عمل کرتا ہے رات میں ہی اس کو ویسا بدلہ مل جاتا ہے۔ یعنی ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے ہاتھ میں ویسا ہی پا جاتا ہے۔

نظیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے تو اس کو بھی بھلائی کا ہی سلوک ملے گا۔ اگر کوئی کسی کو رنج پہنچاتا ہے تو پھر اس کو بھی رنج ملے گا۔ غرض جو جیسا کرے گا اس کو ویسا ہی اجر ملے گا۔ اگر کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تو اس کی بھی تعریف و تحسین ہوگی۔ دوسروں کی مشکل آسان کرتا ہے تو اس کو بھی اپنے کام میں آسانیاں ملیں گی۔ مہمانوں کی قدر کی جاتی ہے تو مہمان کی طرح اس کی بھی قدر کی جائے گی۔ کوئی کسی کو روٹی کھلاتا ہے یا پانی پلاتا ہے تو اس کو بھی روٹی ملے گی اور پانی نصیب ہوگا۔ اسی طرح کوئی کسی کے لئے زہر بوتا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی زہر بونے والا مل ہی جائے گا۔ اگر خوش اخلاق سے پیش آتا ہے تو اس کے ساتھ بھی لوگ خوش اخلاقی سے ہی پیش آئیں گے اسی طرح موتی کے بدلے موتی اور پتھر کے بدلے پتھر ہی ملے گا۔ نظیر کہتے ہیں کہ اگر اس بات پر یقین نہیں ہے تو پھر ایسا عمل کر کے دیکھ لیا جائے۔ باتیں خود بخود سمجھ میں آجائیں گی۔

آخری بند نظیر اکبرآبادی نصیحت کے طور پر کہتے ہیں کہ اپنے فائدے کیلئے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے۔ آدمی کو اس بات پر دھیان دینا چاہئے کہ اگر وہ کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو اسے بھی یقیناً اٹھانا پڑے گا۔ اس لئے آدمی کو قدم پھونک پھونک کر اٹھانا چاہئے۔

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes　　Urdu **(COMP.)** Set-II　　Fullmarks: 50

Question

Group-A (Marks- 10)

درج ذیل معروضی سوالات میں سے کسی پانچ کے جواب دیں:　　**5X2=10**

1. ''قصہ آزاد بخت'' ادب کی کون سی صنف ہے؟

(الف) افسانہ　(ب) ناول　(ج) داستان　(د) انشائیہ

2. سرسید احمد خان نے کون سا ادارہ قائم کیا تھا؟

(الف) فورٹ ولیم کالج　(ب) جامع ملیہ اسلامیہ کالج　(ج) دہلی کالج　(د) ام۔اے۔او کالج

3. خواجہ الطاف حسین حالی نے کس کی شاگردی اختیار کی؟

(الف) غالب　(ب) میر　(ج) داغ　(د) ذوق

4. بنت بہادر شاہ کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

(الف) میلادنامہ　(ب) کرشن بیتی　(ج) غدر دہلی کے افسانے　(د) یزیدنامہ

5. غزل کے آخری مصرعہ کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) قافیہ　(ب) ردیف　(ج) مطلع　(د) مقطع

6. دردمنت کش دوانہ ہوا۔ میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا؟ اس شعر کے شاعر کون ہیں؟

(الف) مولانا حالی　(ب) مومن　(ج) اقبال　(د) غالب

Group-B (Marks:10)

2X5= 10

1. قرآن پاک کا سب سے بڑا تاریخی اعجاز کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجئے۔
2. نظم ''کلجگ'' میں نظیر اکبرآبادی نے کیا پیغام دیا ہے۔
3. میر تقی میر کے کوئی دو شعر لکھئے جو آپ کے نصاب میں شامل ہوں۔
4. شاد عظیم آبادی کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجئے۔
5. غالب کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالئے۔
6. ''امید کی خوشی'' میں سرسید نے کس موضوع پر زور دیا ہے۔

Group-C (Marks: 30)

سبھی سوالوں کا جواب حسب ہدایت دیں

1. میر امن دہلوی کی نثری خوبیاں بیان کیجئے۔ 1X10=10

یا

اپنی کتاب میں شامل کسی ایک نظم کا خلاصہ لکھیں۔

یا

''قصہ آزاد بخت'' کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

یا

سرسید احمد خاں کا تعارف پیش کریں۔

2. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں: 5X1=5

ملک فقیر ضد ملک اقرب فوج غلط

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں: 5X1=5

آرام بلند تازہ تاریک آباد دنیا حرام

4. اپنے صوبے کے وزیر تعلیم کے نام ایک درخواست لکھیں جس میں سرکاری طور پر غریب طلباء مالی فنڈ (Poor Boys Fund) سے مالی تعاون کی گذارش کریں۔ 1X10=10

یا

ذیل میں سے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیں:

(i) جاڑے کا موسم (ii) موبائل فون

(iii) پسندیدہ کھیل (iv) دہشت گردی

☆☆☆

Set- 2 Answers

Group - A

1. جواب (ج) داستان
2. (د) ام۔اے۔او کالج
3. (الف) غالب
4. (ج) غدر دہلی کے افسانے
5. (ج) مقطع
6. (د) غالب

Group - B

1. سوال سوال قرآن پاک کا سب سے بڑا تاریخی اعجاز کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجئے:

جواب ''قرآن پاک کا تاریخی اعجاز'' مولانا سید سلیمان ندوی کا ایک عالمانہ اور فکر انگیز مضمون ہے ۔ سید سلیمان ندوی کی کتاب ''ارض القرآن'' سے ماخوذ ہے اس مضمون میں آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ قرآن پاک کے تاریخی اعجازات کا ذکر کیا ہے قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی آخری کتاب ہے۔ جس نے اس قوم کی قسمت بدل دی جو علم وتمدن سے عاری، دولت وثروت سے خالی تھی۔ قرآن نے تیرہ برس تک کبھی پہاڑوں کے غاروں سے اور کبھی پہاڑوں کی چٹانوں سے انسانیت کو آوازیں دیں اس کے ردعمل کے طور پر کیا کیا نہ ستم ڈھائے گئے لیکن پھر دنیا نے دیکھا چند سال کے عرصہ میں ہی عرب کا گوشہ گوشہ بقعہ نور بن گیا۔

سید سلمیان ندوی نصیحت آمیز لہجے میں کہتے ہیں کہ ربانی قوت کا یہ سرمایہ اور اللہ کے خزانہ رحمت کی رحمت کی کنجی اب بھی مسلمانوں کے پاس ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ قرآن کی تلاوت کریں،اس کے مفاہیم کو سمجھیں۔اس کی باتوں پر یقین کریں اور اس کے احکامات پر عمل کریں تو پھر ہمیں یقینی طور پر معراج حاصل ہو جائے گا۔

2. سوال نظم ''کلجگ'' میں نظیر اکبرآبادی نے کیا پیغام دیا ہے۔

جواب نظیر اکبرآبادی کلجگ کے ذریعے یہ بتاتے ہیں کہ جو انسان جیسا عمل کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے۔اگر کسی کے ساتھ نیکی کرتا ہے تو اس کا بدلہ نیک ہی ملتا ہے اور اس کے برعکس اگر کسی کے ساتھ بدی کی جاتی ہے تو اس کا بدلہ بھی برا ہی ملتا ہے۔کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے تو اس کو بھی ویسا ہی فائدہ مل جاتا ہے۔گیہوں کے بدلے گیہوں جو کے بدلے جو چاول کے بدلے چاول ہی ملے گا نظیر اکبرآبادی پیغام دیتے ہیں کہ اپنے فائدے کے لئے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے آدمی کو اس بات پر دھیان دینا چاہئے کہ اگر وہ کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو یقیناً اسے بھی نقصان اٹھانا پڑے گا۔اس لئے آدمی

کوقدم پھونک پھونک کر اٹھانا چاہئے۔اس لئے یہ دنیا بازار ہے جہاں آدمی جیسا عمل کرتا ہے اس کا اجر اللہ کے دربار سے ویسا ہی ملتا ہے۔

3. سوال۔ میر تقی میر کے دو شعر لکھئے جو آپ کے نصاب میں شامل ہوں:

جواب۔

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے
نازکی اس کے لب کی کیا کہئے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

4. سوال: شاد عظیم آبادی کی شاعرانہ خصوصیات بیان کیجئے:

جواب: شاد عظیم آبادی دبستان عظیم آباد کے درخشندہ ستارے ہیں، انکا نام سید علی محمد اور تخلص شاد ہے۔ 8 جنوری 1846ء میں عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئے عربی اور فارسی کی تعلیم کے ساتھ علوم الٰہیات کی بھی تعلیم حاصل کی شاد کو بچپن ہی سے شعر و شاعری کا شوق تھا۔شاد صوفی مشرب شاعر تھے، غزل میں شاد کا درجہ بہت بلند ہے ان کی شاعری میں لکھنؤ اور دلی کا حسین امتزاج ہے، کلام میں سادگی اور متانت ہے محاوروں کے استعمال میں بھی کمال رکھتے ہیں، کلیم الدین احمد نے اردو غزل کی کائنات کی تثلیث میر غالب اور شاد کو قرار دیتے ہیں۔انہوں نے شاد کے قدم کو میر و غالب کے قدموں سے کبھی آگے جا پڑنے سے تعبیر کیا ہے۔شاد ایک مجتہد شاعر تھے شاد نے عجمی اور ہندی طرزوں سے اردو غزل کو مالا مال کیا۔شاد کی شاعری حسن و عشق کے عامیانہ اور سوقیانہ انداز بیان سے تمام تر پاک ہے حسن و عشق کی داستان گوئی میں میر کی سی سادگی اور متانت پائی جاتی ہے۔

5. سوال۔ غالب کی شاعرانہ عظمت پر روشنی ڈالئے۔

جواب۔اردو شاعری میں مرزا غالب کی حیثیت ایک درخشاں ستارے کی سی ہے انہوں نے اردو شاعری میں ایک نئی روح پھونک دی۔غالب کی شاعری کو نئے عہد کی آواز کہا جاتا ہے۔انہوں نے خود کو عندلیب گلشن نا آفریدہ کہا ہے انہوں نے غزل کو نئے نئے موضوعات بخشے اور اس میں انقلابی لہر دوڑا دی۔ان کی شاعری میں فلسفیانہ خیالات جابجا بکھرے پڑے ہیں۔انہوں نے انسانی زندگی کے نشیب و فراز کو شدت سے محسوس کیا۔زندگی کے بنیادی معاملات و مسائل پر غور و فکر کیا۔انسان کو اس کی عظمت کا احساس دلایا۔

غالب کی شاعری کی خصوصیتوں میں استدلالی انداز بیان، تشکیک پسندی معانی آفرینی، ایمائیت، رمزیت، لطافت خیال اور نکتہ آفرینی ملتی ہے اس میں زندگی کا حقیقت پسندانہ تصور، اور تصویر کاری شامل ہیں۔غالب نے زبان کے استعمال کو ایک فن بنا دیا۔انہوں نے اپنی شاعری میں جمالیاتی اظہار کے لئے جو زبان استعمال کی وہ زندگی سے بھرپور ہے۔اس میں جدت، تازگی شگفتگی اور شادابی ہے، رنگینی اور پرکاری بھی ہے۔غالب نے زبان کو ایک نئی تازگی اور نکھار بخشا اس کے استعمال میں ایک اجتہادی شان پیدا کی۔

6. سوال۔ ''امید کی خوشی'' میں سرسید نے کس موضوع پر زور دیا ہے؟

''امید کی خوشی'' سرسید کے اصلاحی مضامین سے ماخوذ ہے۔نام سے ہی ظاہر ہے اس مضمون میں امید کی خوشی کا احساس،اس مضمون میں انسانی جذبات، رنج وغم، مسرت وخوشی حسرت و بے کسی کو نہایت خوبی سے ادا کیا گیا ہے۔ والدین اور بچوں کے جذباتی رشتہ کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔سبھی والدین اپنے نونہال سے یہی امید رکھتے ہیں کہ یہ نوخیز پود ازمانے کی خزاں سے محفوظ رہے اس کی شادابی سے ملک وقوم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کی وجہ سے والدین کو عزت اور سرخروئی حاصل ہو۔

ہ کہتے ہیں کہ ہماری آنکھوں سے چھپی ہوئی دوسری دنیا جس میں ہم کو ہمیشہ رہنا ہے اس کی راہ تین چیزوں سے طے ہوتی ہے۔ایمان کے توشہ اور امید کے بادی اور موت کی سواری سے مگران سب چیزوں کو سب سے زیادہ قوت ہے وہ ایمان کی خوبصورت بیٹی ہے جس کا پیارا نام ''امید'' ہے۔

Group - C

(Marks:30)

ا- سوال۔ میر امن دہلوی کی نثری خوبیاں بیان کیجئے:

ا- جواب: اردو نثر کی تاریخ میں باغ و بہار کو لازوال تصنیف سمجھا جاتا ہے اور اس کے مصنف میر امن دہلوی کو اردو میں سادہ نثر نگاری کا موجد کہا جاتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ باغ و بہار کی نثر نگاری اور اس کی سادگی اور روانی سے اردو نثر نگاروں کو تحریک ملی۔ اگر ہم یہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا کہ باغ و بہار سلیس اور رواں نثر نویسی کی اولین تجربہ گاہ ہے۔ میر امن نے عربی وفارسی روایات اور شاعری کے غلبہ کو دور کنار کرتے ہوئے اردو نثر کو اپنے اصل بنیاد پر کھڑا کرنے کا حوصلہ دکھایا۔

غالب، سرسید اور حالی سے ہوتے ہوئے پریم چند تک اردو نثر میں سلیس اور سادہ نثر نگاری کو جو فروغ حاصل ہوا وہ صرف باغ و بہار کے نثر کی تقلید کر کے ہی ممکن ہو سکا پریم چند کے بعد سادہ نثر نویسی نے اپنے پاؤں اس قدر مضبوطی سے جمالئے کہ پھر کسی کو غیر ضروری طور پر اردو نثر میں کسی اصلاح کا خیال ہی پیدا نہ ہوا 1801ء میں میر بہادر علی حسینی کی مدد سے ڈاکٹر جان گل کرسٹ سے ملاقات ہوئی اور فورٹ ولیم کالج سے منسلک ہو گئے عطا حسین تحسین نے حضرت امیر خسرو سے منسوب فارسی قصہ چہار درویش کا اردو میں نوطرز مرصع کے نام سے ترجمہ کیا تھا۔ ڈاکٹر جان گل کرسٹ نے میر امن سے اس قصے کو آسان اور عام فہم زبان میں لکھنے کی فرمائش کی۔

میر امن نے قصہ چہار درویش کو نہایت سادہ اور دل کش اسلوب بیان میں باغ و بہار کے نام سے اردو نثر میں پیش کیا۔

2.

واحد	جمع	واحد	جمع
مِلک	املاک	اقرب	اقارب
ضد	اضداد	ملک	مما لک
فوج	افواج	غلط	اغلاط
فقیر	فقرا		

3.

ضد	اضداد	ضد	اضداد
آرام	تکلیف	بلند	پست
تازہ	باسی	تاریک	روشن
آباد	ویران	دنیا	دین
حرام	حلال		

دہشت گردی

4. جواب: آج عالمی سطح پر دہشت گردی کا مسئلہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے اور ایسا کہا جاتا ہے کہ آبادی بڑھنے سے بے روزگاری، مہنگائی وغیرہ بڑھی ہے۔ کچھ لوگ معاشی تنگی سیاسی اور سماجی پسماندگی کے سب دہشت گرد تنظیموں سے تعلق پیدا کرتے ہیں۔ اپنی محرومی اور بے چارگی کے لئے ملک وسماجی کو دہشت کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اپنے حرص و ہوس ومقاصد کی تکمیل کے لئے معصوم اور بے قصور لوگوں کا قتل اغوا سرکاری اور غیرسرکاری دفاتر پر حملہ طیاروں کا اغوا اور یرغمال بنا کر جرائم پیشہ لوگوں کو حکومت کے ذریعہ قید خانوں سے آزاد کرانا مسلسل کئی دہائیوں سالوں سے ہوتا آرہا تھا۔ دہشت گردی کا شکار مما لک بے بس اور بے چارگی کے عالم میں مبتلا تھے لیکن 11 ستمبر کے امریکی عالمی تجارتی مراکز اور پلٹا گن پر دہشت گردوں کے حملہ کے سبب عالمی برداری کی متحدہ کوشش اب دنیا سے دہشت گرد گروہ کا خاتمے کے لئے متحد ہو چکی ہے خود ہمارا ملک ہندوستان دہشت گردی کا مرکز بنا ہوا ہے۔ متعدد صوبوں میں انتہا پسندی اور علیحدگی پسندوں کی دہشت گردی اور درد سر بنی ہوئی ہے۔ پنجاب کشمیر آسام اور دیگر کئی علاقوں میں انتہا پسند دہشت گرد اپنی خون آشام ہلاکت خیزی سے اکثر قیامت برپا کر دیتے ہیں حکومت ہند اپنی پوری قوت سرحدوں کی حفاظت اور داخلی امن امان کے قیام پر لگانے کے لئے کوشاں ہے۔

گزشتہ کئی مہینوں سے افغانستان کی سرزمین سے القاعدہ اور دیگر دہشت گرد تنظیموں کے خاتمہ کیلئے جدید ترین جنگی اسلحہ کا استعمال بھی حتمی نتائج حاصل نہ کر سکا فوری طور پر القاعدہ کا خاتمہ ممکن نہ ہو سکا اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ دہشت گردی کی سرکوبی کیلئے طاقت کا استعمال درست نہیں ہے۔ عالمی برادری کی عظیم طاقتوں کو چاہئے کہ سماج میں ابھرتے ہوئے تشدد اور جارحانہ رجحانات کو ختم کرنے کیلئے تعمیری کوششوں کو فروغ دینا چاہئے سماج

اوراقتصادی اصلاحات جاری وساری کر کے برائی کو بھلائی سے بدلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔عالمگیر انسانی برادری کی فلاح کی کوشش ہی دہشت گردی کوختم کرسکتی ہے۔

4. سوال اپنے صوبے کے وزیر تعلیم کے نام ایک درخواست لکھیں جس میں سرکاری طور پر غریب طلباء کے مالی فنڈ (Poor Boys Fund) سے مالی تعاون گذارش کریں۔

جناب وزیر تعلیم ،حکومت بہار پٹنہ

موضوع: غریب طلباء کیلئے مالی فنڈ

بخدمت جناب: وزیر تعلیم ، بہار

عالی جناب:

گذارش خدمت یہ ہے کہ میں گیارویں درجہ میں داخلہ لینا چاہتا ہوں میں پڑھنے کا خواہش مند ہوں مگر میرے والد ایک غریب آدمی ہیں ان کی آمدنی بہت محدود ہے۔میرے کئی بھائی بہنوں کی کفالت اور تعلیم اور تربیت کی ذمہ داری بھی انہیں پر ہے۔لہذا وہ میرے پڑھائی کی فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

اس لئے حضور والا سے مودبانہ التماس ہے کہ میری غربت کو دیکھتے ہوئے میری پڑھائی کیلئے اور میرے اچھے مستقبل کیلئے (Poor Boys Fund) سے وظیفہ جاری کرائیں ،مہربانی ہوگی۔

اس کے لئے میں آپ کا شکر گذار رہوں گا۔

العارض

انور محمود

درجہ دوازدہم رول ،10

☆☆☆

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes Urdu (COMP.) Set-III Fullmarks: 50

Question

Group-A (Marks- 10)

درج ذیل معروضی سوالات میں سے کسی پانچ کے جواب دیں: 5X2=10

1. ''قصہ آزاد بخت'' کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(الف) سرسید احمد خاں (ب) سید سلیمان ندوی (ج) میر امن دہلوی (د) خواجہ حسن نظامی

2. سرسید احمد خان کہاں مدفون ہیں؟

(الف) دہلی (ب) علی گڑھ (ج) لکھنؤ (د) حیدرآباد

3. حالی کا انتقال کب ہوا؟

(الف) 1856 (ب) 1869 (ج) 1904 (د) 1914

4. خواجہ حسن نظامی کے مضمون کا نام کیا ہے؟

(الف) زبان گویا (ب) بنت بہادر شاہ (ج) قرآن پاک کا تاریخی اعجاز (د) امید کی خوشی

5. سید سلیمان ندوی کی پیدائش کہاں ہوئی تھی؟

(الف) اعظم گڑھ (ب) دسنہ (ج) کاکو (د) پٹنہ

6. ان میں صوفی شاعر کون ہیں؟

(الف) نظیر اکبرآبادی (ب) خواجہ میر درد (ج) الطاف حسین حالی (د) حسرت موہانی

7. کلجگ کس کی نظم ہے؟

(الف) حالی (ب) وحید الدین سلیم (ج) نظیر اکبرآبادی (د) میر تقی میر

Group-B (Marks:10)

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے کسی دو کا جواب دیں: 2X5= 10

1. سرسید احمد خاں کا تعارف پیش کیجئے:
2. خردمند کو بادشاہ آزاد بخت نے کیا جواب دیا:
3. ''زبان گویا'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھئے:
4. غالب سے اپنی واقفیت ظاہر کیجئے:
5. نظم ''کلجگ'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟
6. درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے:

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

Group-C (Marks: 30)

سبھی سوالوں کے جواب حسب ہدایت دیں۔

1. کسی ایک متبادل سوال کا جواب دیں: 1X10=10

قرآن پاک کا تاریخی اعجاز کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیں

یا

وحیدالدین سلیم کی نظم ''پیغام عمل'' کا خلاصہ تحریر کریں

یا

میر تقی میر کی غزل گوئی پر روشنی ڈالیں

2. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں: 5X1=5

امت جسم رکن صنف عضو فعل نور

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں: 5X1=5

آغاز بلند تنگ حق خرد سزا شریف

4. اپنے والد کے نام ایک خط لکھئے جس میں اپنے امتحان کی تیاری کی جانکاری دیں: 1X10=10

یا

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیں:

(i) محرم

(ii) مہاتما گاندھی

(iii) استاد کی تعظیم

☆☆☆

Set- 3 Answers

Group - A

1. جواب (ج) میرامن دہلوی
2. (ب) علی گڑھ
3. (د) 1914
4. (ب) بنت بہادر شاہ
5. (ب) دسنہ
6. (ب) خواجہ میر درد
7. (ج) نظیر اکبرآبادی

Group - B (Marks: 10)

1. سوال سرسید احمد خاں کا تعارف پیش کیجیے:

جواب سرسید احمد خاں کی پیدائش 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک معزز اور علم دوست خاندان میں ہوئی ان کے والد کا نام میر متقی اور والدہ کا نام عزیز النساء بیگم تھا۔ کم عمری میں ہی غالب، مومن صہبائی اور بڑے بڑے علماء سے فیض حاصل کیا۔ سرسید احمد خاں کی ابتدائی تعلیم ان کی ماں عزیزالنساء بیگم کے ذریعہ ہوئی جنہوں نے قرآن کریم کے چند پارے اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھائیں۔ انہوں نے بیٹے کی تربیت بھی بہت خوش اسلوبی سے کی۔ چوں کہ سید احمد خاں کا بچپن ننہال میں گزرا تھا۔ لہٰذا ان کی ذہنی تربیت میں ان کے نانا خواجہ فریدالدین کا بھی بڑا ہاتھ رہا۔

1836ء میں انیس برس کی عمر میں سرسید احمد خاں کی شادی پارسا بیگم سے ہوئی اپنے والد کی وفات کے بعد 1938ء میں وہ ایسٹ انڈیا کمپنی میں عارضی سررشتہ دار مقرر ہوئے۔ 1841ء میں انہوں نے منصفی کا امتحان پاس کیا اور مین پوری میں بہ طور منصف ان کا تقرر ہوا۔ 1855ء میں صدر امین ہو کر بجنور گئے۔ 10 مئی 1857 کا ہنگامہ انہوں نے وہیں دیکھا۔ غازی پور میں انہوں نے سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد ڈالی 1864ء میں ان کا تبادلہ علی گڑھ ہو گیا۔ اپریل 1869ء میں وہ لندن گئے اکتوبر 1870ء میں وہاں سے واپسی کے بعد رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کا اجزا کیا 1875ء میں مدرستہ العلوم'' (محمڈن اینگلو اورینٹل اسکول اور کالج) کی بنیاد ڈالی جوان کے مرنے کے بعد ترقی کرتے ہوئے 1920ء میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں تبدیل ہو گیا۔ سید احمد خاں کو انگریزی حکومت نے ''سر'' کے خطاب سے بھی نوازا جوان کے نام کا حصہ بن گیا 27 مارچ 1898ء کو ان کا انتقال ہو گیا۔

سرسید نے اپنے تعلیمی اوراصلاحی کاموں کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف میں بھی خصوصی دلچسپی لی اور کئی یادگار کتابیں لکھیں جن میں ''آثارالصنادید'' 'خطبات احمدیہ' 'اسباب بغاوت ہند' 'تفسیرالقرآن' 'تاریخ ضلع بجنور' 'تاریخ سرکشی بجنور' 'لائل محمڈنس آف انڈیا' وغیرہ خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔انہوں نے مذہبی،اصلاحی اور تعلیمی وتہذیبی ترقی کے لئے اپنی زندگی وقف کردی تھی۔ان کی جامع شخصیت کے اثر سے مصلحوں،مفکروں اور مضمونگاروں کی ایک صف تیار ہوگی۔

سرسیداوران کے رفقانے اردونثر میں سادہ بیانی اور مختصرنویسی کورواج دیااوراس زبان کوترقی کی نئی بلندیاں عطا کیں۔ان کی ہمہ جہت ادبی خدمات کو دیکھتے ہوئے انہیں اردونثر کاباواآدم بھی کہاجاتا ہے۔سرسید نے اپنے وطن بالخصوص مسلمانوں کے لئے بڑی قربانیاں دیں۔مسلمانوں کوغدر کے صدمہ کو بھلاکرجدید تعلیم کی جانب راغب کیا۔وہ ایک بڑے مصلح اور بڑے ادیب کی حیثیت سے ہمیشہ یادرکھے جائیں گے۔

2. سوال خردمند کو بادشاہ آزاد بخت نے کیا جواب دیا؟

جواب: دنیا سے بددل ہونے کے بعد بادشاہ آزاد بخت نے جب تخت وتاج چھوڑکر گوشہ نشینی اختیار کرلی تو رعایا کو پریشانی ہونے لگی شرپسند عناصر سراٹھانے لگے۔ایسے میں درباری امراء نے صلاح ومشورہ کے بعد خردمند نامی بادشاہ کے نواب وزیر کا دامن تھامااوران سے گذارش کی کہ وہ بادشاہ سلامت کو سمجھائیں کہ وہ شاہی تخت پرجلوہ افروز ہوجائیں۔چنانچہ خردمندوزیر نے اپنی دانائی سے بادشاہ سلامت تک رسائی حاصل کی اور خدا کا واسطہ دیتے ہوئے دوبارہ سلطنت کی باگ ڈورسنبھال لینے کی درخواست کی۔بادشاہ دنیاداری سے چونکہ بددل ہوچکے تھے اس لئے خردمند سے کہا کہ اے خردمند میری ساری عمراسی ملک گیری کے دردسر میں کٹی اب یہ سن وسال ہوا۔آگے موت باقی ہے اس کابھی پیغام آیا کہ سیاہ بال سفید ہوچکے وہ مثل ہے،ساری رات سوئے اب صبح کوبھی نہ جاگیں؟اب تک بیٹا پیدانہ ہوا،جومیری خاطرجمع ہوتی اس لئے دل سخت اداس ہوااور میں سب کچھ چھوڑ بیٹھا،جس کا جی چاہے ملک لے یامال لے،مجھے کچھ کام نہیں، بلکہ کوئی دن میں یہ ارادہ رکھتاہوں کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑکر جنگل اور پہاڑوں میں نکل جاؤں اوراپنامنہ کسی کو نہ دکھاؤں اسی طرح یہ چندروز کی زندگی بسرکروں۔اگرکوئی مکان خوش آیاتو وہاں بیٹھ کراپنے معبود کی بندگی، بجالاؤں گا۔شاید عاقبت بخیر ہواور دنیا کوتو خوب دیکھا کچھ مزانہ پایا۔

3. سوال : ''زبان گویا'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھئے:

جواب : ''زبان گویا'' خواجہ الطاف حسین حالی کی فکر کا نتیجہ ہے حالی بہ یک وقت شاعر بھی ہیں،نثرنگار بھی اورتنقیدنگار بھی،سرسید کی تحریک سے انہوں نے گہرااثر قبول کیا۔جدیدنثر کا آغاز اگرچہ سرسیداحمد خاں سے ہوتا ہے مگر حالی نے اسے اورزیادہ ہموار متین اورمدلل بنایا۔حالی کی نثرصاف اورسادہ ہے۔عبارت آرائی اوررنگینی سے پاک ہے۔عقلیت اوراستدلال توازن اوراعتدال،دل

آویزی اور دل کشی ان کی نثر میں ہر جگہ موجود ہے۔نثر کی یہ خوبی ان کے مضمون ''زبان گویا'' میں بھی پائی جاتی ہے۔ حالی نے اپنے مضمون 'زبان گویا' میں زبان اور اس کے بول کی اہمیت کو مختلف مثالوں سے اجاگر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زبان بظاہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن اثر اور طاقت کے لحاظ سے یہ قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔ یہ زبان ہی ہے جو کہیں بلبل ہزار داستان بن جاتی ہے تو کبھی ایک زہر آلود سانپ یہی وہ پارہ گوشت ہے جو دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بھی بنا دیتی ہے۔ یہ کبھی بگڑی بات کو بنا دیتی ہے تو کبھی اپنی زبان سے اچھے کاموں کو بگاڑ بھی دیتی ہے۔اس کی تاثیر کہیں شہد کی سی ہے تو کہیں زہر کی۔اسی زبان کی ایک ''ہاں'' ''یا'' ''نہیں' پر آرام و تکلیف فائدہ و نقصان عزت و ذلت، نیک نامی و بدنامی، سچ اور جھوٹ موقوف ہے۔

حالی زبان کی اس اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کو قدرت کا یہ بہترین عطیہ ہے بلکہ اس کی طاقت قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔ یہ طاقت رائگاں نہ ہو اس کا ہر لمحہ خیال رہنا چاہئے اس کا منصب اعلیٰ اور اس کی خدمات ممتاز ہیں۔ لہٰذا وعظ و نصیحت تلقین و ارشاد اور نصیحت و شفقت کے لئے ہی اس کا استعمال کرنا چاہئے اگر زبان جیسے عطیہ قدرت کا استعمال جھوٹ، غیبت، بہتان، مکر افترا، طعن و تشنیع، گالی و دشنام، فریب، تہمت اور چغلی کے لئے کیا جاتا ہے تو ایسی حالت میں اس معیوب زبان کی اہمیت محض گوشت کے ایک لوتھڑے سے زیادہ نہیں رہ جائے گی۔

چنانچہ حالی راست گفتار بننے اور زبان پر اختیار دینے کی اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تک دنیا میں رہیں سچے کہلائیں اور جب تیرے دربار میں آئیں تو بھی سچے ہی بن کر آئیں۔

بحیثیت مجموعی خواجہ الطاف حسین حالی کا یہ ایک بہت سبق آموز مضمون ہے۔

4. سوال: غالب سے اپنی واقفیت کا ظاہر کیجئے:

جواب: غالب کا اصل نام مرزا اسد اللہ خاں اور تخلص غالب ہے۔ وہ پہلے اسدؔ بھی تخلص کرتے تھے۔ 27 دسمبر 1797ء کو اپنی ننھیال آگرہ میں پیدا ہوئے ان کے والد کا نام مرزا عبداللہ بیگ اور والدہ کا نام عزت النساء بیگم تھا۔ ان کے والد عبداللہ بیگ فوج میں تھے مگر غالب ابھی پانچ سال کے ہی تھے کہ ان کے والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا چچا نصر اللہ بیگ کے سائیہ عاطفت میں ان کی پرورش ہونے لگی یہ بھی فوج میں تھے اور چار سال بعد ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ تیرہ سال کی عمر میں نواب الٰہی بخش کی بیٹی امراؤ بیگم سے شادی ہوئی۔ اسی دوران شعری ذوق بھی پیدا ہو گیا۔ بعد میں جب مستقل طور پر دہلی آ گئے تو شاعری کی طرف پوری توجہ کی وہ فارسی داں تھے۔ اور اس پر ان کو ناز بھی تھا۔ چنانچہ وہ فارسی میں بھی شاعری کرنے لگے۔

اردو شاعری میں غالب کی حیثیت ایک مہر درخشاں کی ہے انہوں نے اردو شاعری میں ایک نئی روح پھونک دی اسے نئے نئے موضوعات بخشے اور اس میں ایک انقلابی لہر دوڑا دی۔ ان کی شاعری میں صوفیانہ اور فلسفیانہ خیالات جابجا بھرے پڑے ہیں۔ انہوں نے انسانی زندگی کے نشیب و فراز کو شدت سے محسوس کیا اور زندگی کے بنیادی معاملات و مسائل پر غور و فکر کیا۔ انسان کو اس کی عظمت کا احساس دلایا۔ استدلالی انداز بیان معانی آفرینی رمز و ایمائیت، لطافت خیال، طنز و مزاح، شوخی و ظرافت وغیرہ غالب کی خصوصیات شاعری ہیں، زبان میں جدت تازگی، شگفتگی، شادابی رنگینی اور پرکاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غالب نے زبان کے استعمال کو ایک فن بنا دیا۔

5. سوال: نظم ''کلجگ'' کا مرکزی خیالات کیا ہے؟

جواب: ''کلجگ ''نظیر اکبرآبادی کی ایک بے حد مقبول و معروف نظم ہے نظیر اکبرآبادی ایک بہت زود گو شاعر تھے۔ جس واقعہ سے متاثر ہوتے اسے فوراً نظم کی صورت میں بے ساختہ ڈھال لیتے تھے۔ دنیا کے تجربہ اور تلخیوں نے شاعر کو غور و فکر پر مجبور کیا اور اس کی نظر زندگی کے انجام پر پڑنے لگی تو بنجارہ نامہ ،کلجگ منانامہ اور موت جیسی نظمیں کہہ دیں۔ دنیا کے تجربہ سے شاعر کی نظر میں جو باتیں محقق ہو گئیں ہیں اور وہ جس طرح پر شخص کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان کا مئوثر بیان ان نظموں میں کیا گیا ہے۔

اخلاق و تصوف کے اعتبار سے نظیر کی نظمیں شاہکار سمجھی جاتی ہیں ان میں ایک نظم 'کلجگ ' بھی ہے۔ نظیر اکبرآبادی کی یہ نظم بنیادی طور پر گیارہ بندوں پر مشتمل ہے لیکن ہمارے نصاب میں اس نظم کے صرف پانچ بند ہی شامل ہیں۔ جس میں نظیر مکافات عمل اور دوسروں کی بہبودی اور احتیاط سے کام کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ انسان اس دنیا میں جیسا عمل کرتا ہے ردعمل کے طور پر ویسا ہی ثمرہ اس کو ملتا ہے اگر کسی کے ساتھ نیکی کی جاتی ہے تو اس کا بدلہ نیک ہی ملتا ہے اور اس کے برعکس اگر کسی کے ساتھ بدی کی جاتی ہے تو اس کا بدلہ بھی برا ہی ملتا ہے گویا یہ دنیا ایک بازار کی طرح ہے، یہاں جس طرح کا عمل کیا جاتا ہے اس کا اجر بھی ویسا ہی ملتا ہے نظیر اکبرآبادی نے اسی بنیادی نکتہ کو مختلف مثالوں کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً انہوں نے نیکی کا بدلہ نیکی بدی کا بدلہ بدی ،میوہ کے بدلے میوہ، پھل پھول کے بدلہ پھل پھول، آرام کے بدلے آرام دکھ درد کے بدلے آفت و مصیبت ملنے کی بات کہی ہے۔ غرض یہ دنیا کلجگ نہیں بلکہ کر جگ ہے۔ یہاں آدمی دن کو جیسا عمل کرتا ہے رات میں ہی اس کو ویسا بدلہ مل جاتا ہے یعنی ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے ہاتھ میں ویسا ہی پا جاتا ہے۔

نظیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے تو اس کو بھی ویسا فائدہ مل جاتا ہے۔ گیہوں کے بدلے گیہوں، جو کے بدلے جو، چاول کے بدلے چاول ہی ملے گا۔ آج کوئی کسی کے ساتھ بھلائی کرتا ہے تو کل اس کے ساتھ بھلا ہی سلوک ہوگا۔ اگر کوئی کسی کو رنج پہنچاتا ہے تو پھر اس کو رنج ملے گا۔ غرض جو جیسے کرے گا اس کو ویسا ہی اجر ملے گا۔ اگر کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تو اس کی بھی تعریف و تحسین ہوگی، دوسروں کی مشکل آسان کرتا ہے تو اس کو بھی اپنے کام میں آسانیاں ملیں گی مہمانوں کی قدر کی جاتی ہے تو مہمان کی طرح اس کی بھی قدر کی جائے گی۔ کوئی کسی کو روٹی کھلاتا ہے یا پلاتا ہے تو اس کو بھی روٹی ملے گی اور پانی نصیب ہوگا۔ اسی طرح کوئی کسی کے لئے زہر بوتا ہے تو اس کیلئے بھی کوئی زہر بونے والا مل ہی جائے گا اگر خوش اخلاقی سے پیش آتا ہے تو اس کے ساتھ بھی لوگ خوش اخلاقی سے ہی پیش آئیں گے۔ اسی طرح موتی کے بدلے موتی اور پتھر کے بدلے پتھر ہی ملے گا نظیر کہتے ہیں کہ اگر اس بات پر یقین نہیں ہے تو پھر ایسا عمل کر کے دیکھ لیا جائے، باتیں خود بخود سمجھ میں آجائیں گی۔

آخری بند میں نظیر اکبرآبادی نصیحت کے طور پر کہتے ہیں کہ اپنے فائدے کیلئے کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے۔ آدمی کو اس بات پر دھیان دینا چاہئے کہ اگر کسی کو نقصان پہنچاتا ہے تو یقیناً اسے بھی نقصان اٹھانا پڑے گا اس لئے آدمی کو قدم پھونک کر اٹھانا چاہئے اور خدا کا خوف دل میں کرتے رہنا چاہئے اس لئے کہ یہ دنیا وہ بازار ہے جہاں آدمی جیسا عمل کرتا ہے اس کا اجر اللہ کے دربار سے

ویسا ہی ملتا ہے۔

نظم کا لب ولباب یہی ہے کہ انسان کو انسان کی بھلائی کیلئے کام کرنا چاہئے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو پھر اس کو بھی دین و دنیا دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل ہوجائے گی۔

.6 سوال: درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے:

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کر بہلایا گیا ہوں

جواب: یہ شعر علی محمد شاد عظیم آبادی کی غزل سے ماخوذ ہے شاد عظیم آبادی کی دبستان عظیم آباد کی آبرو ہیں 1846ء جنوری میں پٹنہ میں پیدا ہوئے اور پٹنہ ہی میں 7 جنوری 1927ء میں ان کا انتقال ہوا۔غزل میں شاد کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ انہوں نے فارسی اور ہندی طرزوں سے اردو غزل کو مالا مال کیا ان کی شاعری میں حسن وعشق کے ساتھ ساتھ اخلاق ،فلسفہ اور تصوف کے عناصر موجود ہیں۔

پیش نظر شعر میں شاد عظیم آبادی فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں پیدا کیا۔اس کے ساتھ ہی آدمیوں کے دل میں آرزؤں اور تمناؤں کو اس قدر بھر دیا ہے کہ محض تمناؤں کا پتلا بن کر رہ گیا اور انسان تمناؤں میں الجھ کر رہ گیا۔ایک آرزو پوری ہوئی ہے تو دوسری تمنا اور آرزو کی خواہش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔گویا انسان ایک بچہ کے مانند ہو کر رہ گیا ہے جسے تمناؤں کا کھلونا دے دیا گیا ہے وہ اسی کھلونے سے ہمیشہ کھیلتا رہے۔شاد عظیم آبادی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب انسان کی تخلیق ہو رہی تھی تو خدائے تعالیٰ نے آرزوں اور تمناؤں کو بھی ساتھ ساتھ پیدا کر دیا تا کہ انسان اپنی تمناؤں میں الجھا رہے اور کھلونے کی مانند اس سے دل بہلاتا رہے۔شاد عظیم آبادی نے بڑے سادہ اور سلیس انداز میں اس اہم نکتے کو پر اثر انداز میں اس شعر کے ذریعہ پیش کر دیا۔

Group - C

(Marks:30)

ا۔ سوال: وحیدالدین سلیم کی نظم ''پیغام عمل'' کا خلاصہ تحریر کریں:

جواب: وحیدالدین سلیم کی پیدائش پانی پت میں 1867ء میں ہوئی وہ اردو نثر ونظم دونوں میں یکساں قدرت رکھتے تھے۔ ماہر لسانیات کی حیثیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔وضع اصطلاحات،ان کی ایک گراں قدر تصنیف ہے ان کا طرز تحریر معنی خیز ہے جس میں سلاست اور روانی بھی ہے ان کی شاعری میں جوش وخروش اور دعوت عمل بھی ہے۔عمل زندگی کی علامت ہے اس نظم میں وہ عمل کا پیغام اور مستقل عزم واستقلال کا درس دیتے ہیں۔

دس اشعار پر مشتمل اس نظم میں شاعر موصوف نے بڑے ہی سادہ سلیس انداز میں با مقصد زندگی گزارنے کیلئے ہمیشہ جدوجہد کرتے رہنے کی تلقین کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دل سوز سے خالی نہیں رہنا چاہئے یہی وہ سوز ہے جو انسان کو ہمیشہ فعال اور متحرک رکھتا ہے۔ مسلسل حرکت و عمل سے ہی زندگی کو معراج حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ پروانے کی طرح شمع پر نثار ہو کر ایک دن ان میں جل کر بھسم ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ شمع کی طرح زندگی کی آخری سانس پگھل پگھل کر با مقصد زندگی گزارنے کیلئے جدوجہد کرتے رہنا چاہئے سوز محبت سے ہی زندگی کو معراج حاصل ہوتی ہے اور انسان دین و دنیا دونوں جہانوں میں سرخروئی حاصل کرتا ہے لیکن یہ سوز محبت حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس لئے زندگی میں پریشانیاں بھی جھیلنے پڑتے ہیں اور آگ کے بستر پر کروٹیں بھی بدلنی پڑتی ہیں۔ زندگی حرکت و عمل سے عبارت ہے اور اسے جاودانی پیہم روانی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سکون موت کی علامت ہے۔ نبض میں خون ہر دم رواں دواں رہتا ہے۔ اس لئے افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سکون موت کی علامت ہے اس لئے شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اپنے دلوں میں نہ صرف عزم پالنا چاہئے بلکہ اس کو پورا کرنے کیلئے ضدی بچے کی طرح سرکشی پر آمادہ رہنا چاہئے۔ ہر انسان گونا گوں خوبیوں کا مالک ہوتا ہے مگر اس جوہر اس کے دل کے اندر پنہاں ہوتا ہے۔ جب تک اس جوہر کا مظاہرہ نہیں ہوتا اس کی خوبیاں ظاہر نہیں ہوتیں۔ چانچہ اس نکتے کو شاعر چشمہ آب سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ چشمہ آب جب تک پہاڑوں کے اندر ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے تاوقتیکہ یہ ابل کر زمین پر نہ آجائے، انسان کو طوفان و حوادث سے ذرا بھی گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ سمندر کی منجھدار میں بھی پھنسا ہو تو بھی ساحل پر پہنچنے کے گر سیکھنے چائیں شاعر کہتا کہ زندگی رنج و غم، دکھ و مصیبت کا ہی دوسرا نام ہے اس سے انسان کو حالات کے مطابق خود کو ڈھالتے ہوئے زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرنی چاہئے۔ جس طرح کہ موم ہر سانچے میں ڈھل کر اپنے وجود کو برقرار رکھتا ہے۔ منزل مقصود پر پہنچنا آسان نہیں ہوتا پن گھسٹ کی ڈگر کٹھن ہوتی ہے لیکن خطرے سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو خطرہ مول لے کر اپنا سفر جاری رکھتا ہے وہی منزل پر پہنچ پاتا ہے۔

وحیدالدین سلیم کی یہ نظم ایک نہایت ہی سبق آموز نظم ہے جو انسان کو عمل مسلسل کا پیغام دیتی ہے سادہ اور سلیس زبان میں نظم کے تمام اشعار شعریت اور تاثیر سے بھرپور ہیں۔

2. جواب

واحد	جمع	واحد	جمع
امت	امم	جسم	اجسام
رکن	ارکان	صنف	اصناف
عضو	اعضاء	فعل	افعال
نور	انوار		

3. جواب

ضد	اضداد	ضد	اضداد
آغاز	انجام	بلند	پست
تنگ	فراخ	حق	باطل
خرد	کلاں	سزا	جزا
شریف	رذیل		

4. سوال: اپنے والد کے نام ایک خط لکھئے جس میں اپنے امتحان کی تیاری کی جانکاری دیں:

از: مظفرپور

13.3.2017

محترم ابو جان! السلام وعلیکم

میں خیریت سے ہوں آپ لوگوں کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں خدا آپ بزرگوں کا سایہ ہمیشہ درازر کھے ابو جان میری امتحان کی تیاریوں کے مطلق پریشان نہ ہوں میں دل لگا کر پڑھائی کر رہا ہوں انشاء اللہ امتحان میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔ میں اچھے نمبروں سے پاس ہو جاؤں گا کیوں کہ میں نے کورس مکمل کرلیا ہے۔ اساتذہ کرام کا لکچر نہ صرف غور سے سنتا تھا بلکہ لکچر کی خاص خاص باتوں کو نوٹ بھی کرتا تھا۔ امتحان کی تیاری کیلئے میں نے روٹین بنا کر پرچہ وار مطالعہ شروع کیا تو مجھے کسی طرح کی مشکل پیش نہیں آئی۔ امتحان پھر بھی امتحان ہے اسے ہر حال میں چیلنج ہی تصور کرتا ہوں آپ لوگوں کی دعا میرے ساتھ رہی تو میں اچھے نمبروں سے پاس کروں گا۔

میری طرف سے بڑوں کو سلام اور چھوٹے کو دعا پیار کہہ دیجئے گا اب میں اجازت چاہتا ہوں سب خیر و عافیت ہے۔

فقط السلام

آپ کا سعادت مند

محمد افضل

یا

محرم

محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے یہ مہینہ قابل احترام ہے اس ماہ کے دسویں تاریخ کو عاشورہ کہتے ہیں اسلام میں اس دن روزہ رکھنا سنت ہے اس مہینے کی دسویں تاریخ کو حضرت امام حسینؓ کی شہادت واقع ہوئی حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد دسویں تاریخ کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔اس تاریخ کو غم وماتم کا دن قرار دیا جانے لگا شہادت کے دردناک واقعہ کی یاد اب مختلف طریقوں سے منائی جاتی ہے کہیں ماتم کی مجلس ہوتی ہے تو کہیں تعزیہ نکالا جاتا ہے۔حضرت محمدؐ کے وقت میں جو اسلامی محرم تھا اس طرف لوگوں کی توجہ بہت کم رہی لیکن تعزیہ کا رسم دن بدن خراب ہوتا جا رہا ہے۔اس دن اکھاڑاہ نکالا جاتا ہے جشن منایا جاتا ہے تعزیہ کو پوڑے شہر میں گھومایا جاتا ہے اور وہ لوگ لڑواڑی بھی کھیلتے ہیں تلوار بازی کرتے ہیں۔اس مہینے کو مسلمان غم کا مہینہ مانتے ہیں پہلے محرم کے مہینے میں شادی نہیں ہوتی تھی وقت بدلتا گیا اب لوگ اس مہینے میں بھی شادی کرنے لگے ہیں،محرم میں مرثیہ بھی گاتے ہیں مرثیہ سن کر ایسا لگتا ہے کہ ہمارے سامنے وہ واقعات ہو رہے ہیں۔

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes | Urdu (COMP.) Set-IV | Fullmarks: 50

Group-A Question

(Marks:10)

کسی پانچ معروضی سوالات کا جواب دیں:

1. میر امن نے قصہ چہار درویش کا ترجمہ کس نام سے کیا؟ **10x1=10**

(الف) نوطرز مرصع (ب) اخلاق محسنی (ج) گلستان (د) باغ و بہار

2. ’قصہ آزاد بخت‘‘ کا کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

(الف) گنج خوبی (ب) رانی کیتکی کی کہانی (ج) باغ و بہار (د) فسانہ عجائب

3. آزاد بخت کس ملک کا شہنشاہ تھا؟

(الف) شام (ب) عراق (ج) روم (د) مصر

4. شہنشاہ آزاد بخت کے وزیر کا کیا نام تھا؟

(الف) نوشیرواں (ب) نوفل (ج) یوسف (د) خردمند

5. میر امن دہلوی نے کس کالج میں قصہ چہار درویش کا ترجمہ کیا؟

(الف) دہلی کالج (ب) کیننگ کالج (ج) فورٹ ولیم کالج (د) نیشنل کالج

6. سر سید احمد خاں کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(الف) مکہ معظمہ (ب) لاہور (ج) دہلی (د) لکھنؤ

7. ''اسباب بغاوت ہند'' کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(الف) سید سلیمان ندوی (ب) الطاف حسین حالی (ج) سرسید احمد خاں (د) خواجہ حسن نظامی

Group-B

(Marks:10)

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے کسی دو کا جواب دیں؟ 2X5= 10

1. بادشاہ آزاد بخت نے گوشہ نشینی کیوں اختیار کی؟
2. خردمند نے بادشاہ آزاد بخت کو کیسے تسلی دی؟
3. میر امن دہلوی کا تعارف پیش کیجئے؟
4. ''قصہ آزاد بخت کا'' مرکزی خیال کیا ہے؟
5. بادشاہ آزاد بخت نے گورستان میں کیا دیکھا؟
6. مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کیجئے:

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

Group-C (Marks:30)

سبھی سوالوں کا حسب ہدایت جواب دیں!

1. کسی ایک متبادل سوال کا جواب دیں: 1X10 = 10

''امید کی خوشی'' میں سرسید احمد خاں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں اپنی زبان میں لکھیں

یا

حالی کی مضمون ''زبان گویا'' کا خلاصہ تحریر کیجئے:

2. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں: 5X1 = 5

امیر شجر ملک خبر دین امت کتاب اثر

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں: 5X1 = 5

تنگ کم امید بد آج آغاز آمد

یا

4. اپنے والد کو ایک خط لکھئے جس میں کتاب خریدنے کیلیے رقم کی گذارش کریں: 1X10 = 10

یا

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیں:

(i) ٹی وی کے فوائد اور نقصانات (ii) چڑیا خانہ کی سیر

(iii) کرکٹ کا کھیل

Set-4 Answers

Group-A

1. جواب (د) باغ و بہار
2. (ج) باغ و بہار
3. (ج) روم
4. (د) خردمند
5. (ج) فورٹ ولیم کالج
6. (ج) دہلی
7. (ج) سرسید احمد خان

Group- B

1. سوال: بادشاہ آزاد بخت نے گوشہ نشینی کیوں اختیار کی؟

1. جواب: بادشاہ آزاد بخت نے گوشہ نشینی اس لئے اختیار کی کیونکہ اس بادشاہ کے عمل میں ہزاروں شہر تھے اور کئی سلطان نعل بندی دیتے تھے۔ ایسی بڑی سلطنت پر ایک ساعت اپنے دل کو خدا کی یاد اور بندگی سے غافل نہ کرتا۔ اس کے پاس سب کچھ ہے، صرف اولاد نہیں ہے وہ انصاف پسند اور رعایا پرور بادشاہ ہے۔ ایک دن اس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو مونچھوں کے سفید بال نے اسے بے چین کر دیا کہ وہ اب بوڑھا ہونے چلا لیکن خدا کی یاد سے غافل نہ رہا۔ اس نے بادشاہت ترک کر دی اور عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گیا۔

2. سوال: خردمند نے بادشاہ آزاد بخت کو کیسے تسلی دی؟

2. جواب: خردمند نے بادشاہ آزاد بخت کو اس طرح تسلی دی کہ جہاں پناہ، ہر دم اور ہر ساعت دھیان اپنا خدا کی طرف لگا کر، دعا مانگا کریں اس کی درگاہ سے کوئی محروم نہیں رہا، دن کو بندوبست ملک اور انصاف، عدالت غریب کی فرمائیں، تو بندے خدا کے دوست کے سائے میں امن و اماں، خوش گزراں رہیں اور رات کو عبادت کیجئے اور درود پیمبر کی روح پاک کو نیاز کر درویش گوشہ نشین متوکلوں سے مدد لیجئے اور روزانہ یتیم، اسیر، عیال داروں محتاجوں اور رانڈ بیواؤں کو دیجئے اپنے اچھے کاموں اور نیک نیتوں کی برکت سے، خدا چاہے گا تو امید قوی ہے کہ دل کے مقصد اور مطلب سب پورے ہوں اور جس واسطے مزاج عالی مکدر ہو رہا ہے، وہ آرزو بر آوے اور خوشی کی خاطر شریف کو ہو جاوے، پروردگار کی عنایت پر نظر رکھے کہ وہ ایک دم میں جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔

3. سوال : میر امن دہلوی کا تعارف پیش کیجئے:

3. جواب : میر امن دہلوی کا اصل نام میر امن اور تخلص لطف تھا۔ دلی میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے ان کے اجداد مغل بادشاہوں کی رکاب میں رہے اور ان کی خدمات کے صلے میں انہیں جاگیر بھی عطا ہوئیں۔ جب احمد شاہ ابدالی کی فوج دلی میں داخل ہوئی تو میر امن کا گھر بھی لٹنے سے محفوظ نہ رہ سکا سورج مل جاٹ نے ان کی جاگیر بھی ضبط کر لی۔ میر امن دلی چھوڑ کر نکلے اور کئی برسوں تک عظیم آباد میں مقیم رہے۔ وہاں سے تلاش معاش میں کلکتہ آئے نواب دلاور جنگ نے انہیں اپنے چھوٹے بھائی میر محمد کاظم خاں کا اتالیق مقرر کیا۔ دو سال اس خدمت کو انجام دینے کے بعد میر بہادر علی حسینی کے وسیلے سے گل کرسٹ تک پہنچے اور 4 مئی 1801 کو چالیس روپے ماہانہ تنخواہ پر فورٹ ولیم کالج کے ہندوستانی شعبے میں ان کا تقرر ہوا۔ جون 1806 تک وہ کالج میں اپنے فرائض انجام دیتے رہے ان کی پیرانہ سالی اور جسمانی معذوری کے سبب 1806 میں انہیں کالج کی خدمت سے سبک دوش کر دیا گیا۔ کالج سے علاحدگی کے بعد ان کے حالات پردہ خفا میں ہیں۔ میر امن کی تعلیم کہاں تک تھی یہ معلوم نہیں لیکن یہ بات ثابت ہے کہ انہوں نے فارسی کی مشہور کتاب واخلاق محسنی، کا کامیاب ترجمہ گنج خوبی کے نام سے کیا۔ میر امن صاحب عیال تھے ان کے گھر میں چھوٹے بڑے دس آدمی تھے۔

میر امن کی شہرت جس کتاب سے ہے، وہ 'باغ و بہار' ہے۔ یہ کتاب 1801 میں مکمل ہو چکی تھی۔ اس وقت اس کا نام 'چہار درویش' تھا۔ 1802 میں اس پر نظر ثانی ہوئی اور اس کا تاریخی نام 'باغ و بہار' رکھا گیا جس سے 1217ھ برآمد ہوتے ہیں یہ کتاب مکمل صورت میں پہلی مرتبہ 1803 میں کلکتے کے ہندوستانی چھاپا خانہ، میں طبع ہوئی تھی فورٹ ولیم کالج کی کتابوں میں سب سے زیادہ شہرت میر امن کی اسی تصنیف کو حاصل ہوئی۔

4. سوال: ''قصہ آزاد بخت کا'' مرکزی خیال کیا ہے؟

4. جواب: ملک روم میں کوئی بادشاہ تھا۔ اس کا نام آزاد بخت تھا اس کی سلطنت میں رعیت آباد اور خوش حال تھی لوگ آسودہ اور چین سے رہتے تھے۔ اس بادشاہ میں حاتم جیسی سخاوت اور نوشیرواں جیسی عدالت تھی اس کے ملک میں چور اچکے کا نام ونشان تک نہ تھا۔ اس بادشاہ کی عمل داری میں ہزاروں شہر تھے۔ اتنی بڑی سلطنت ہونے کے باوجود وہ یاد خدا سے کبھی غافل نہ رہتا تھا۔ اس کو دنیا کے آرام کی ہر چیز حاصل تھی لیکن اس کو کوئی اولاد نہ تھی جس کا اس کو سخت غم تھا۔ اولاد کے لئے وہ ہمیشہ دعا کرتا رہتا تھا۔ لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی اور عمر اس کی چالیس کی ہو گئی آئینے میں اس نے مونچھوں کے بالوں کو سفید پایا تو رونے لگا اور سمجھ گیا کہ اب قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ جب یہ بات دل میں آئی تو اس نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ جب اس کا چرچا پھیلا اور آہستہ آہستہ تمام ملک میں خبر ہو گئی تو دشمنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ تمام امیر و امراء جمع ہوئے اور صلاح مشورہ کرنے لگے آخر کار یہ تجویز ٹھہری کہ وزیر عاقل جس کا نام خردمند تھا۔ بادشاہ سے مل کر حقیقت حال سے اسے آگاہ کرے، خردمند جب بادشاہ سے ملا تو اس کی حالت پر رونے لگا۔ کیونکہ اس کے باپ کا بھی وزیر رہ چکا تھا اس نے بادشاہ کو سمجھایا بجھایا اور کہا کہ آپ خدا سے دعاء مانگا کریں۔ اس کی

درگاہ سے کوئی محروم نہیں رات عبادت میں بسر کیجئے اور دن میں حکومت کیجئے اس سے دل کا مقصد پورا ہوگا۔بادشاہ راضی ہو گیا اور حکومت کے کاموں کو دیکھ بھال کرنے لگا۔

5. سوال: بادشاہ آزاد بخت نے گورستان میں کیا دیکھا؟

5. جواب : بادشاہ آزاد بخت کو گورستان میں دور سے ایک شعلہ نظر آیا دل میں خیال کیا کہ اس آندھی میں یہ روشنی حکمت سے خالی نہیں وہ اس طرف چلے، جب نزدیک پہنچے دیکھا تو چار فقیر بے نوا کفنیاں گلے میں ڈالے اور سر زانوں میں رکھے عالم بے ہوشی میں خاموش بیٹھے ہیں۔آزاد بخت نے دیکھا ایک چراغ پتھر پر رکھا ہے اس کو ہوا نہیں لگ رہی ہے آزاد بخت کو یقین ہو گیا کہ اس کی مرادان لوگوں کی برکت سے ضرور پوری ہوگی۔

6. سوال مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کیجئے:

ہستی اپنی حباب کی سی ہے
یہ نمائش سراب کی سی ہے

یہ مذکورہ شعر میر تقی میر کی غزل کا مقطع ہے شاعر فرماتے ہیں کہ دنیا کی بے ثباتی ناپائدار ہیں اور زمانے کی کجروی کا جابہ جا تذکرہ ہے دنیا فانی ہے بے ثبات ہے انسان کی زندگی پانی کے بلبلے کی مانند ہے۔ جو کہ بہت مختصر ہے یہ دنیا، دنیا کی چیزیں، دنیا کی باتیں یہ سب ایک دھوکا ہے حقیقت میں اس میں کچھ نہیں یہ دنیا ایک نمائش ہے اور آدمی اس میں سراب کی طرح نمائش کی لت لگ جاتی ہے۔

Group -C

1. سوال: ''امید کی خوشی'' میں سرسید احمد خاں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے انہیں اپنی زبان میں لکھیں:

1. جواب: سرسید کی انشاء پروری کی وجہ کر اردو ادب میں اخلاقی، تمدنی، ملکی، مذہبی اور تاریخی نوعیت کے مضامین کا اضافہ ہوا ہے، ان کی انشاء پردازی کا کوئی مخصوص اسٹائل نہ تھا۔ بلکہ سادگی اور سلاست ان کی پہچان تھی۔انہوں نے انگریزی کے خیالات اردو میں، اردو کی خصوصیات کے ساتھ ادا کئے ہیں۔

''امید کی خوشی'' کا مضمون دراصل انگریزی مضمون سے ماخوذ ہے اس مضمون کی خوبی یہ ہے کہ اس میں انسانی جذبات مثلاً رنج وغم، مسرت وخوشی، حسرت بے کسی کو نہایت خوبی سے ادا کیا گیا ہے اس بے ساختگی کا اظہار ہے۔ واقعہ کی ایسی سچی تصویر ہے کہ وہ

آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے اس مضمون میں سرسید احمد نے امید کو مخاطب کیا ہے۔

یہ امید کی خوشیاں ماں کو اس وقت تھیں جب کہ بچہ غوں غاں بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر جب وہ اور بڑا ہوا اور معصوم ہنسی سے ماں کے دل کو شاد کرنے لگا اور اماں اماں کہنا سیکھا، اس کی پیاری آواز ادھورے لفظوں میں اس کی ماں کے کان میں پہنچنے لگی آنسوؤں سے اپنی ماں کی آتش محبت کے بھڑکانے کے قابل ہوا پھر مکتب سے اس کو سروکار پڑا۔ رات کو ماں کے سامنے دن کا پڑھا ہوا سبق غمزدہ دل سے سنانے لگا اور جب کہ وہ تاروں کی چھاؤں میں اُٹھ کر منہ ہاتھ دھو کر اپنے ماں باپ کے ساتھ صبح کی نماز میں کھڑا ہونے لگا اور اپنے بے گناہ دل بے گناہ زبان سے بے ریا خیال سے خدا کا نام پکارنے لگا تو امید کی خوشیاں اور کس قدر زیادہ ہو گئیں۔ اس مضمون میں سرسید نے نہایت حکمت عملی کے ساتھ والدین اور بچوں کے جذباتی رشتہ کا جائزہ پیش فرمایا ہے سبھی والدین اپنے نونہال سے یہی امید رکھتے ہیں کہ یہ نوخیز پودا، زمانے کی خزاں سے محفوظ رہے اس کی شادابی سے ملک وقوم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کی وجہ سے والدین کو عزت اور سرخروئی حاصل ہوا۔

2. سوال: حالی کی مضمون ''زبان گویا'' کا خلاصہ تحریر کیجئے:

2. جواب : ''زبان گویا'' خواجہ الطاف حسین حالی کی فکر کا نتیجہ ہے۔ حالی بہ یک وقت شاعر بھی ہیں، نثر نگار بھی اور تنقید نگار بھی حالی نے اپنے مضمون ''زبان گویا'' میں زبان اور اس کے بول کی اہمیت کو مختلف مثالوں سے اجاگر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ زبان بظاہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن اثر اور طاقت کے لحاظ سے یہ قدرت الٰہی کا نمونہ ہے یہ زبان ہی ہے جو کہیں بلبل ہزار داستان بن جاتی ہے تو کبھی ایک زہر آلود سانپ یہی وہ پارہ گوشت ہے جو دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بھی بنا دیتی ہے یہ کبھی بگڑی بات کو بنا دیتی ہے تو کبھی اپنی زبان سے اچھے کاموں کو بگاڑ بھی دیتی ہے۔ اس کی تاثیر کہیں شہد کی سی ہے تو کہیں زہر کی۔ اس زبان کی ایک 'ہاں' یا 'نہیں' پر آرام و تکلیف ، فائدہ و نقصان، عزت و ذلت نامی و بدنامی، سچ اور جھوٹ موقوف ہے۔

حالی زبان کی اس اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کو قدرت کا یہ بہترین عطیہ ہے بلکہ اس کی طاقت قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔ یہ طاقت رائگاں نہ ہو اس کا ہر لحہ خیال رہنا چاہئے اس کا منصب اعلیٰ اور اس کی خدمات ممتاز ہیں لہذا وعظ و نصیحت وشفقت کا استعمال جھوٹ، غیبت، بہتان، مکر، افترا، طعن و تشنیع، گالی و دشنام، فریب، تہمت اور چغلی کے لئے کیا جاتا ہے تو ایسی حالت میں اس معیوب زبان کی اہمیت محض گوشت کے ایک چھیچھڑے سے زیادہ نہیں رہ جائے گی۔ چنانچہ حالی راست گفتار بننے اور زبان پر اختیار دینے کی اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تک دنیا میں رہیں سچے کہلائیں اور جب تیرے دربار میں آئیں تو بھی سچے ہی بن کر آئیں۔ بحیثیت مجموعی خواجہ الطاف حسین حالی کا یہ ایک بہت سبق آموز مضمون ہے۔

2. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
امیر	امراء	شجر	اشجار
ملک	ممالک	خبر	اخبار
دین	ادیان	امت	امم
کتاب	کتب	اثر	آثار

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
تنگ	کشادہ	کم	بیش
امید	ناامید	بد	نیک
آج	کل	آغاز	انجام
آمد	رفت		

4. سوال اپنے والد کو ایک خط لکھئے جس میں کتاب خریدنے کیلئے رقم کی گذارش کریں۔

4. جواب

از: پٹنہ

محترم ابو جان ! السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ!

خدا کے فضل وکرم اور آپ کی دعا سے میں یہاں بخیر وعافیت ہوں ایک پریشانی یہ ہے کہ میرے پاس انگریزی، حساب، ہندی اور اردو کی کتابیں نہیں ہیں جس کا مطالعہ کرنے میں مجھے دشواری ہوتی ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ مجھے 300 روپیہ بھیج دیں اور میں ان کتابوں کو خرید کر انکا مطالعہ آرام سے کرسکوں بقیہ حالات قابل شکر یہ ہیں۔

فقط

والسلام

آپ کا فرزند (جان عالم)

درجہ دہم

ڈاکٹر ذاکر حسین ہائی اسکول۔ پٹنہ

یا

کرکٹ کا کھیل پر عنوان لکھیں

ان دنوں ساری دنیا کا محبوب کھیل کرکٹ ہے۔ کرکٹ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے بھارت کے گلی ڈنڈا کی ترقی یافتہ شکل ہو ممکن ہے اور نہیں بھی کرکٹ کے کھیل میں جو وقت صرف ہوتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کھیل کسی گرم ملک کا نہیں ہوسکتا۔ انگلینڈ جیسے ٹھنڈے ملک میں سورج کا چمکنا ایک اتفاق کی بات ہے وہاں دھوپ دیکھنے کو لوگ ترستے ہیں اگر کسی دن دھوپ کھل کر نکل آئے تو اسکول ،کالج اور اکثر دفتروں میں چھٹی ہوجاتی ہے۔ یورپ کے اکثر ملکوں میں دھوپ سیکنا دیر تک دھوپ میں رہنا سن باتھ (Sun Bath) وغیرہ تفریح عام ہے کرکٹ کا کھیل اسی لحاظ سے ٹھنڈے ملکوں کا ہی کھیل ہے۔

کرکٹ میں بھی دونوں ٹیموں کی طرف سے گیارہ گیارہ کھلاڑی کھیلتے ہیں اس کے میدان کو پچ کہتے ہیں اس کی لمبائی 22 گز ہوتی ہے۔

کرکٹ میں بلے اور گیند کا کھیل ہوتا ہے ایک خاص طرح کے چوڑے سرے والے ڈنڈے (Bat) سے گیند کو مخالف جانب پھینکتے ہیں مخالف سمت سے ایک کھلاڑی گیند کو پوری طاقت سے پھینکتا ہے وہ دراصل مخالف سمت لگی تین چھڑیوں (وکٹ) کو گیند سے گرانا چاہتا ہے ان چھڑیوں کے سامنے کھڑا کھلاڑی ڈنڈے (Bat) سے گیند کو روکتا ہے۔ وہ ساتھ ہی ساتھ اس قدر زور سے گیند ادھر ادھر پھینکتا ہے کہ اکثر گیند پورے میدان کو پار کرجاتی ہے یہ باؤنڈری ہوئی اور اس کی اہمیت چھ (6) رن کی ہے گیند جب تک دوسری ٹیم کے ذریعہ پکڑ نہیں لی جاتی، کھلاڑی ادھر سے ادھر دوڑ کر ایک چکر (رن) پورا کر لیتا ہے۔ کرکٹ کے کھیل میں کئی اشارے یا اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں جیسے رن، پچ، بیٹس مین ،وکٹ کیپر ،ال۔بی۔ڈبلو، میدان اوور، فولوآن، سلی پوائنٹ، ڈرا، گورا، لیگ اسپینر وغیرہ وغیرہ۔ کرکٹ کا کھیل آج ساری دنیا کا محبوب ترین کھیل ہے اس کھیل میں لاکھوں روپئے خرچ ہوتے ہیں۔ کھلاڑی لاکھوں کماتے ہیں۔ بھارت ، پاکستان، ویسٹ انڈیز، انگلینڈ، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور سری لنکا کے کرکٹ کھلاڑی مشہور ہیں۔ کرکٹ جس قدر پسندیدہ کھیل ہے۔ اسی قدر یہ ناپسندیدہ بھی ہے اس ناپسندیدگی کی کئی وجہیں ہیں یہ کھیل مہنگا ہے اس میں وقت بہت زیادہ لگتا ہے اس میں وقت اور پیسے دونوں برباد ہوتے ہیں۔ ہار جیت کے فیصلے اکثر کئی کئی دنوں بعد ہوتا ہے اکثر اسکور اس قدر سستی سے آگے بڑھتا ہے کہ طبیعت بور ہوجاتی ہے۔

لیکن ان خرابیوں اور خامیوں کے باوجود کرکٹ ساری دنیا میں سالوں بھر کہیں نہ کہیں ضرور کھیلا جارہا ہوتا ہے۔ ابھی ان کے مستقبل کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے شاید اس کا مستقبل روشن ہی ہے۔

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes | Urdu **(COMP.)** Set-V | Fullmarks: 50

Question

(Marks- 10)Group-A

کسی پانچ معروضی سوالات کا جواب دیں: **5X2=10**

1. سرسید احمد خاں نے کون رسالہ جاری کیا؟

(الف) معارف (ب) رہنمائے ملت (ج) جام نور (د) تہذیب الاخلاق

2. حالی کا اصل نام کیا ہے؟

(الف) سخاوت حسین (ب) دلاور حسین (ج) خواجہ الطاف حسین (د) شجاعت حسین

3. بہادر شاہ کی بیگم کا نام کیا ہے؟

(الف) حافظہ سلطان (ب) نواب نور محل (ج) زینت (د) بیگم ممتاز محل

4. سید سلیمان ندوی کس کے شاگرد تھے؟

(الف) حالی (ب) سرسید (ج) شبلی (د) محمد حسین آزاد

5. خواجہ میر درد کے والد کا نام کیا ہے؟

(الف) خواجہ ناصر عندلیب (ب) مرزا جان طپش (ج) عبداللہ بیگ (د) خواجہ الطاف حسین

6. میر تقی میر کی پیدائش کب ہوئی؟

(الف) 1723 (ب) 1751 (ج) 1781 (د) 1810

7. شاد عظیم آبادی کا اصل نام کیا ہے؟

(الف) ولی محمد (ب) علی محمد (ج) تقی محمد (د) نقی احمد

Group-B (Marks:10)

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے کسی دو کا جواب دیں؟ 2X5= 10

1. سرسید احمد خاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے؟

2. حالی نے زبان کو قدرت الٰہی کا نمونہ کیوں کہا ہے؟

3. ''بنت بہادر شاہ'' میں نواب نور محل نے خواب میں کیا دیکھا؟

4. خواجہ میر درد کے دو اشعار تحریر کیجئے؟

5. قرآن پاک کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے؟

6. درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے؟

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

Group-C (Marks: 30)

سبھی سوالوں کے جواب حسب ہدایت دیں۔

1. کسی ایک متبادل سوال کا جواب دیں: 1X10=10

مضمون ''قرآن پاک کا تاریخی اعجاز'' کا خلاصہ قلمبند کیجئے:

یا

غالب کی غزل گوئی پر روشنی ڈالئے:

یا

شاد عظیم آبادی کی غزل گوئی سے اپنی معلومات ظاہر کیجئے:

2. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں: 5X1=5

شعر مسجد مندر نور وقت علم قبر

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں: 5X1=5

اول آمد آرام ابتداء بلند بہشت بہار

4. اپنے والد کے نام ایک خط لکھئے جس میں اپنے کالج کے کسی ثقافتی پروگرام کی جانکاری دیں:

یا

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیں:

(i) عیدالفطر (ii) یوم جمہوریہ (iii) موسم برسات

☆☆☆

Set- 5 Answers

Group - A

1. جواب (د) تہذیب الاخلاق
2. (ج) خواجہ الطاف حسین
3. (ب) نواب نورمحل
4. (ج) شبلی
5. (الف) خواجہ ناصر عندلیب
6. (الف) 1723
7. (الف) علی محمد

Group - B (Marks: 10)

1. سوال: سرسید احمد خاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے:

جواب: سرسید احمد خاں کی پیدائش 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک معزز اور علم دوست خاندان میں ہوئی ان کے والد کا نام میر تقی اور والدہ کا نام عزیز النساء بیگم تھا۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے اپنی والدہ کی نگرانی میں گھر پر پائی کم عمری میں ہی غالب، مومن صہبائی اور بڑے بڑے علماء سے فیض حاصل کیا۔ 22-21 سال کی عمر میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت کر لی۔ 1855ء میں صدر امین ہو کر بجنور گئے۔ 1857 کا ہنگامہ انہوں نے وہیں دیکھا۔ 1876 میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو انہوں نے اپنا سارا وقت ایم اے او کالج، سائنٹفک سوسائٹی انسٹی ٹیوٹ گزٹ، تفسیر القرآن کی نذر کر دیا۔ 1876 میں ایک یونیورسٹی کا خاکہ پیش کیا ان کی وفات کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ 1898 میں 81 سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا اور دار العلوم علی گڑھ کے احاطہ میں ہی دفن کئے گئے۔

2. سوال: حالی نے زبان کو قدرت الٰہی کا نمونہ کیوں کیا ہے؟

جواب: حالی نے اپنے مضمون ''زبان گویا'' میں زبان اور اس کے بول کی اہمیت کو مختلف مثالوں سے اجاگر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زبان بظاہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہے لیکن اثر اور طاقت کے لحاظ سے یہ قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔ یہ زبان ہی ہے جو کہیں بلبل ہزار داستان بن جاتی ہے تو کبھی ایک زہر آلود سانپ یہی وہ پارہ گوشت ہے جو دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بھی بنا دیتی ہے۔ یہ کبھی بگڑی بات کو بنا دیتی ہے تو کبھی اپنی زبان سے اچھے کاموں کو بگاڑ بھی دیتی ہے۔ اس کی تاثیر کہیں شہد کی سی ہے تو کہیں زہر کی۔ اسی زبان کی ایک

''ہاں''،''نہیں''،پر آرام و تکلیف فائدہ و نقصان عزت و ذلت، نیک نامی و بدنامی، سچ اور جھوٹ موقوف ہے۔حالی زبان کی اس اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کو قدرت کا یہ بہترین عطیہ ہے بلکہ اس کی طاقت قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔

.3 سوال: ''بنت بہادر شاہ'' میں نواب نور محل نے خواب میں کیا دیکھا؟

جواب: ''بنت بہادر شاہ'' میں نواب نور محل نے دیکھا کہ بابا جان حضرت ظل سبحانی طوق و زنجیر پہنے ہوئے کھڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج ہم غریبوں کے لئے یہ کانٹوں بھرا خاک کا بچھونا مخملی فرس سے بڑھ کر ہے۔نور محل گھبرا نہیں ہمت سے کام لینا،تقدیر میں لکھا تھا کہ بڑھاپے میں یہ سختیاں برداشت کروں۔ذرا میری کلثوم کو دکھا دو میں جیل جانے سے پہلے اس کو دیکھوں گا۔

.4 سوال: خواجہ میر درد کے دو اشعار تحریر کیجئے:

جواب:(i)

ارض و سما کہاں تری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

جواب:(ii)

قاصد نہیں یہ کام ترا اپنی راہ لے
اس کا پیام دل کے سوا کون لا سکے

.5 سوال: قرآن پاک کا سب سے بڑا معجزہ کیا ہے؟

جواب: قرآن پاک کا سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ 23 برس کی تعلیم میں ان پڑھ اور جاہل قوم کو دنیا کی عالم ترین اور متمدن ترین قوم بنا دیا۔جس کی عظمت نے دنیائے قدیم کے زور و بازو قیصر و کسریٰ کو توڑ دیا۔چالیس برس کی مدت میں خلافت راشدہ کا خاتمہ ہوا، تو قرآن کے ماننے والوں نے جو بحر ہند کے دہانے سے لے کر بحر اطلانٹک کے ساحل تک پھیلے ہوئے تھے،دنیا کی کایا پلٹ دی تاریکی کی جگہ نور جہالت کے بدلے علم،شرک و کفر کے بجائے خدا پرستی آئی دنیا کی سب سے غریب و مفلس قوم سب سے بڑی دولت مند، اور سب سے نادان و جاہل وحشی قوم سب سے بڑی عالم پرور اور تمدن ہوگئی دنیا کی سب سے ضعیف و کمزور قوم سب سے قوی اور سب سے غالب ہوگئی وہ قوم جس کو دنیا میں کبھی سیاسی عزت اور جاہ و جلال نصیب نہیں ہوا تھا اس نے دنیا کے شہنشاہ کا تاج اپنے سر پر رکھا۔ قرآن نے دنیا والوں کو حیوان سے انسان بنایا حق و باطل کا فرق بیان کیا۔

6. سوال: درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے:

تمناؤں میں الجھایا گیا ہوں
کھلونے دے کر بہلایا گیا ہوں

جواب: یہ شعر علی محمد شاد عظیم آبادی کی غزل سے ماخوذ ہے پیش نظر شعر میں شاد عظیم آبادی فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اس دنیا میں پیدا کیا۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس آدم خاکی کے دل میں آرزوؤں اور تمناؤں کو اس قدر بھر دیا ہے کہ محض تمناؤں کا پتلا بن کر رہ گیا۔ایک آرزو کے پورا ہونے کے بعد انسان دوسری تمنا اور آرزو کی تکمیل کیلئے سرگرم ہو جاتا ہے اور اس وقت تک سرگرداں رہتا ہے جب تک کہ اس کی تکمیل نہیں ہو جاتی۔غرض آرزوؤں اور تمناؤں کی تکمیل کا یہ لامتناہی سلسلہ جاری رہتا ہے گویا انسان ایک بچہ کی مانند ہو کر رہ گیا ہے جسے تمناؤں کا کھلونا دے دیا گیا ہے کہ وہ کھلونے سے ہمیشہ کھیلتا رہے۔

یہ الفاظ دیگر شاد عظیم آبادی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جب حضرت انسان کی تخلیق ہو رہی تھی تو خدائے تعالیٰ نے آرزوؤں اور تمناؤں کو بھی ساتھ ساتھ پیدا کر دیا تا کہ انسان اپنی تمناؤں اور خواہشوں کی تکمیل میں الجھا رہے اور کھلونے کی مانند اس سے دل بہلاتا رہے۔

(Marks:30) Group - C

1. سوال: غالب کی غزل گوئی پر روشنی ڈالئے:

جواب: اردو شاعر میں غالب کی شخصیت ایک درخشندہ ستارے کی مانند ہے۔خصوصاً اردو غزل کی روایتوں میں غالب پہلے شاعر ہیں جنہوں نے فکر و فلسفہ کو اپنی شاعری کی بنیاد بنایا اور اسی بنیاد پر اپنی غزلیہ شاعری کی عمارت کھڑی کی۔ غالب نے شاعری میں جدت پسندی سے کام لیتے ہوئے اپنی شخصیت کی تہہ داری کو سچائی کے ساتھ پیش کیا ہے۔حیات وکائنات کے فلسفہ کو مذہب سے الگ ہٹ کر سمجھنے کی کوشش کی اور اپنی مشکل پسندی اور سلیقہ مندی سے اردو شاعری کو مالا مال کر دیا اور شاعری میں ایک جدید طرز ادا سے اردو شاعری کو آشنا کیا۔جس کی وجہ سے شاعری میں تخلیقی تخیل پسندی ان کی خاص صفت قرار پائی۔''دیوان غالب'' غالب کی مذکورہ شاعرانہ شخصیات کی ایک عمدہ مثال ہے۔جس کا اظہار غالب نے خود اپنے ایک شعر میں تعلّی کے ساتھ کیا ہے۔

ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے
کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیان اور

غالب نے اپنے انداز بیان کو عام شعرا سے مختلف مانا: کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیان اور، اسلوب کی سطح پر غالب کی شاعری کے تین رنگ واضح ہیں۔ایک رنگ فارسی اور عربی سے آراستہ ہے تو دوسرا سہل ممتنع کا بہترین نمونہ ہے۔ایک متوازی اسلوب بھی ہے جہاں زبان کی دونوں سطحیں مل کر سادگی و پرکاری کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں۔ غالب کا کارنامہ یہ ہے کہ وہ ہر رنگ

میں بہترین شاعرانہ تجربوں کی فصل اگانے پر قادر ہیں۔لفظوں کا موزوں اور برمحل انتخاب معنی کے گوہر والے آبرو تک پہنچنے کی خواہش اوراپنی شخصیت اورزمانے کی سچائی کی پیش کش غالب کے وہ اوصاف ہیں جن کا کوئی ثانی نہیں۔اردو شاعری کی تاریخ میں اپنے مختصر صبح کے باوجود ''دیوان غالب'' ایک ایسا مجموعہ ہے جہاں پہنچے بغیر اردو شاعری کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔

2. درج ذیل الفاظ سے کسی پانچ کی جمع بنائیں؟

واحد	جمع	واحد	جمع
شعر	اشعار	مسجد	مساجد
مندر	منادر	نور	انوار
وقت	اوقات	علم	علوم
قبر	قبور		

3. درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (اُلٹا) لکھیں؟

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
اول	آخر	آمد	رفت
آرام	تکلیف	ابتداء	انتہا
بلند	پست	بہشت	دوزخ
بہار	خزاں		

4. اپنے والد کو ایک خط لکھیے جس میں اپنے کالج کے کسی ثقافتی پروگرام کی جانکاری دیں:

از: پٹنہ سیٹی

تاریخ 15 مارچ 2017

محترم ابو جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نوازش نامہ موصول ہوا۔احوال مندرجات سے آگاہی ہوئی یہ جان کر قلبی سکون ہوا کہ آپ اور والدہ صاحبہ دونوں صحت مند ہیں۔خدا سے دعاء کرتا ہوں کہ آپ بزرگوں کا سایہ ہمارے سر پر ہمیشہ رہے اور آپ بزرگوں کی ہدایت نیک سے میں کسی قابل بن جاؤں میرے کالج میں ثقافتی پروگرام ہر سال 14 جنوری میں ہوتا ہے حسب معمول اس سال بھی ایسا ہوا میں نے اور میرے عزیز ساتھیوں نے بھی حصہ لیا اور ہم نے

اس پروگرام کی شان بڑھائی اورہمیں انعامات بھی ملے امید ہے کہ دوسرے ثقافتی پروگرام میں بھی ہمارا نام روشن ہوگا۔بقیہ حالات قابل شکر ہیں۔

نیازمند

ابوصالح

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیں؟

(i) عیدالفطر

(ii) یوم جمہوریہ

(iii) موسم برسات

عیدالفطر

(i) مسلمانوں کا سب سے اہم تیوہار عید ہے ساری دنیا کے مسلمان اس دن کو مناتے ہیں۔عید دنیا کے مسلمانوں کو مسرت،محبت اور بھائی چارہ کا پیغام دیتی ہے۔

مذہب کے ارکان میں روزہ دوسرا سب سے اہم رکن ہے ماہ رمضان میں تیس دنوں تک لگا تار صبح سے شام تک بھوکے رہ کر نفس پر قابو پاتے ہیں کثرت سے عبادت وریاضت کرتے ہیں تقویٰ اور پرہیزگاری سختی سے کی جاتی ہے۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں رات میں تراویح اور نماز تہجد ادا کرتے ہیں۔اس ماہ کی بڑی اہمیت ہے۔اسی ماہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اتارا اس لئے اور بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔رمضان کے تیس یا انتیس روزہ کے بعد ماہ شوال کے چاند کی رویت ہوئی ہے۔اس رویت کے ساتھ ہی علی الصباح عیدالفطر ہوتی ہے۔عیدالفطر کا معنی کھانے پینے کی طرف دوبارہ لوٹنے کے ہیں۔اس روز صبح سویرے طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت پڑھنے اور خیر خوبی سے روزہ کے انجام پانے شکر ادا کرتے ہیں۔تمام مسلمان صبح سویرے اٹھتے ہیں نہاتے دھوتے اور نیا نیا پاک وصاف کپڑا پہنتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ نے نیا کپڑا نہیں پورا کیا وہ اپنے پرانے کپڑوں کو صاف کرلیتا ہے اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر عیدگاہ کو جاتا ہے تمام مسلمان ''فطرہ'' نکالتے ہیں یہ فطرہ نماز سے قبل غریبوں اور محتاجوں کو دینے کا حکم ہے تاکہ وہ بھی عید کی خوشی میں حصہ لے سکے۔

عید کا تیوہار ہمیں بھائی چارہ خدا پرستی،اجتماعی عبادت اور اخوت ومحبت کا سبق دیتا ہے تاکہ وہ عید کی خوشی میں حصہ لے سکے۔نماز کے بعد سارے لوگ گلے ملتے ہیں اس ملن میں چھوٹے بڑے کا فرق نہیں۔یہ تیوہار تنہا نہیں منایا جاتا ہے کیونکہ یہ محبت بھائی چارے کا تیوہار ہے عید ہمیں انسانی دوستی، محبت اتحاد اور مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔بچوں کو عید کی خوشی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

☆☆☆

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes Urdu (COMP.) Set-VI Fullmarks: 50

Group -A Question

(Marks-10)

کسی پانچ معروضی سوالات کا جواب دیں: 5x2

۱۔ میر امن نے قصہ چہار درویش کا ترجمہ کس نام سے کیا؟

(الف) نوطرز مرصع (ب) اخلاق محسنی (ج) گلستان (د) باغ و بہار

۲۔ الطاف حسین حالی کی پیدائش کہاں ہوئی

(الف) حیدرآباد (ب) پانی پت (ج) چنڈی گڑھ (د) دہلی

۳۔ کس شاعر کو اردو شاعری کے آسماں پر درخشاں ستارہ کہا گیا ہے۔

(الف) میر (ب) غالب (ج) نظیر (د) حسرت

۴۔ وحیدالدین سلیم کی پیدائش کب ہوئی۔

(الف) 1856 (ب) 1862 (ج) 1867 (د) 1869

۵۔ بنت بہادر شاہ میں شاہی حکیم کا نام کیا ہے۔

(الف) میر فیض علی (ب) مرزا عمر سلطان (ج) حکیم فضل الرحمٰن (د) ضیاءالدین

۶۔ سید سلیمان ندوی نے کس نامکمل تصنیف کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا؟

(الف) سیرت عائشہ (ب) سیرۃ النبی (ج) نقوش سلیمانی

(د) عرب و ہند کے تعلقات

۷۔ کس شاعر کو صوفیانہ شاعری میں انفرادیت حاصل ہے؟

(الف) حسرت موہانی (ب) خواجہ میر درد (ج) حالی (د) وحیدالدین سلیم

Group-B

(Marks-10)

درج ذیل میں سے کسی دوسوالوں کے جواب دیں: 2x5=10

۱۔ خواجہ حسن نظامی کی شخصیت پر روشنی ڈالئے۔

۲۔ تاج وتخت ختم ہونے کے وقت بنت بہادر شاہ کو کیا فرمان ملا؟

۳۔ خواجہ میر درد کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ اپنی پسند کے غالب کے دو اشعار تحریر کیجئے۔

۵۔ سید سلیمان ندوی کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۶۔ مذکورہ بالا شعر کی تشریح کیجئے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

Group-C

(Marks-10)

حسب ہدایت تمام سوالوں کے جواب دیں: 1x10

۱۔ میر تقی میر کی غزل گوئی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

یا

مضمون ''قرآن پاک کا تاریخی اعجاز'' کا خلاصہ قلمبند کیجئے۔

یا

وحیدالدین سلیم کی نظم ''پیغام عمل'' کا خلاصہ بیان کیجئے۔

۲۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کی جمع بنائیں۔ 5x1=5

فعل غلط حال مرض شاعر حاجی امام

۳۔ درج ذیل الفاظ سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) بنایئے: 5x1=5

تر گرم نرم اعلیٰ ارض صبح دن

۴۔ اپنے دوست کو ایک خط لکھئے جس میں جہیز کی لعنت کا ذکر کیجئے۔ 10x1=10

یا

درج عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھئے۔

(۱) یوم آزادی

(۲) تعلیم کا مقصد

(۳) کمپیوٹر کی تعلیم

Answers

Group-A

جواب:ا۔ (د) باغ و بہار

۲۔ (ب) پانی پت

۳۔ (ب) غالب

۴۔ (ج) 1867

۵۔ (الف) میر فیض علی

۶۔ (ب) سیرۃ النبی

۷۔ (ب) خواجہ میر درد

Group-B

سوال- 1 خواجہ حسن نظامی کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

خواجہ حسن نظامی کا نام علی حسن ہے۔ ادبی اور عرفی نام حسن نظامی ہے۔ ان کے والد کا نام حافظ سید عاشق علی ہے۔ 1879 مطابق 1296ھ میں بستی حضرت نظام الدین اولیا میں پیدا ہوئے۔ دہلی کے مشہور بزرگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ سید خانوادے سے تعلق تھا۔ خواجہ حسن نظامی بچپن ہی سے صوفیانہ، مذہبی اور ادبی مسائل پر لکھتے رہے۔ ان کی زندگی مضمون نویسی، تصنیف و تالیف اور مریدوں کی خدمت میں صرف ہوئی، اردو کے مشہور ناقد پروفیسر احتشام حسین کے قول کے مطابق وفات کے وقت تک چھوٹی بڑی سو سے زائد کتابیں شائع کی تھیں۔ انہوں نے اپنی آپ بیتی میں بڑی تفصیل سے اپنی زندگی کے بہت سے دلچسپ اور اہم واقعات قلم بند کیے ہیں 'سی پارہ دل' ان کے مضامین کا پہلا مجموعہ ہے۔ بارہ حصوں میں ناول کے انداز میں غدر کے افسانے تحریر کیے بنت بہادر شاہ غدر دہلی کے افسانے سے ماخوذ ہے۔ کرشن بیتی، میلاد نامہ، یزید نامہ، بیگمات دہلی کے آنسو، ریزیڈنٹ کی ڈائری ان کے مشہور تصانیف ہیں۔

۲- سوال: تاج و تخت ختم ہونے کے وقت بنت بہادر شاہ کو کیا فرمان ملا؟

۲- جواب: تاج و تخت ختم ہونے کے وقت بنت بہادر شاہ کو یہ فرمان ملا کہ "لو اب تم کو خدا کو سونپا" قسمت میں ہے تو پھر دیکھ لیں گے۔ تم اپنے خاوند کو لے کر چلی جاؤ۔ میں بھی جاتا ہوں۔ جی تو نہیں چاہتا کہ اس آخری وقت میں تم بچوں کو آنکھ سے اوجھل ہونے دوں پر کیا کروں۔ ساتھ رکھنے میں تمہاری بربادی کا اندیشہ ہے۔ الگ رہو گی تو شاید خدا کوئی بہتر سامان پیدا کر دے"۔

۳- سوال: خواجہ میر درد کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۳- جواب: خواجہ میر درد کا نام خواجہ میر اور تخلص درد تھا۔ان کے والد خواجہ محمد ناصر عندلیب فارسی کے مشہور شاعر تھے۔درد کو شاعری اور تصوف ورثہ میں ملا تھا۔غزل گوئی اور صوفیانہ خیالات کے اظہار کے لے مشہور ہیں ان کی غزلیں مختصر ہوا کرتی ہیں۔خیالات میں سنجیدگی اور متانت تھی۔ان پر جو گزرتی تھی اس کو بڑے سلیقے سے شعر کے سانچے میں ڈھال دیتے تھے۔

درد سوز اور گداز ان کی شاعری کا وصف تھا۔معنوی اور خارجی دونوں اعتبار سے ان کی شاعری پر صوفیانہ زندگی اور ذہن کی چھاپ لگی ہوئی ملتی ہے زندگی اور کائنات کے متعلق ان کے محصولات عشق و محبت کے متعلق ان کا نقطہ نظر، مجاز اور حقیقت کے سلسلہ میں ان کا انداز خیال غرض تقریباً ہر موضوع کے متعلق ان کا مخصوص طریقہ بحث اور منفرد وطرز بیان ہے۔جس کی بنا پر وہ دوسرے غیر صوفی شعرا سے ممتاز اور منفرد نظر آتے ہیں۔

۴- سوال: اپنی پسند کے غالب کے دو اشعار لکھیں۔

۴- جواب: (i)

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کے رقیب
گالیاں کھا کے بے مزہ نہ ہوا

(ii)

درد منت کش دوانہ ہوا
میں نہ اچھا ہوں ، برانہ ہوا

۵- سوال: سید سلیمان ندوی کے متعلق اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۵- جواب: شبلی نعمانی کے شاگرد خاص سید سلیمان ندوی بہ یک وقت اردو، فارسی، عربی اور تاریخ اسلام کے علوم وفنون پر دسترس رکھتے تھے۔ان کی علمیت کا اعتراف صرف عالم اسلام نہیں بلکہ مغربی مما لک میں بھی کیا گیا ہے۔ان کے مشہور تصانیف میں نقوش سلیمانی، ارض القرآن، رحمت عالم، سیرت عائشہ، حیات شبلی وغیرہ اہمیت کے حامل ہیں۔

مذکورہ کتابوں پر ایک نگاہ ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی ادبی خدمات نہ صرف وسیع ہیں بلکہ مختلف الجہات بھی ہیں۔ان کی نثر پر ان کے استاد شبلی کا رنگ نمایاں ہے۔لیکن وہ علمی گہرائی نہیں جو استاد کی نثر میں موجود ہے۔البتہ انہوں نے عالمانہ سنجیدگی، روانی اور شگفتگی سے اپنا مخصوص نثری اسلوب پیش کیا۔

۶-سوال: مذکورہ بالا شعر کی تشریح کیجیے۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

۶- جواب: یہ شعر مرزا غالب کی غزل سے ماخوذ ہے اس شعر میں شاعر فرماتے ہیں کہ جان خدا کی امانت ہے جو اس نے انسان کو دی ہے اگر راہ حق میں جان قربان بھی کر دی تو مالک کا حق ادا نہ ہوا کیونکہ جان تو تھی ہی اس کی امانت۔ دوسرے خدا کی نعمتوں اور احسانات کا شمار ممکن نہیں اس لیے اپنی جان قربان کر کے بھی اس کا حق ادا کرنا ممکن نہیں۔

Group-C

۱- سوال: وحیدالدین سلیم کی نظم "پیغام عمل" کا خلاصہ بیان کیجیے۔

۱- جواب: وحیدالدین سلیم کی پیدائش پانی پت میں **1867** میں ہوئی۔ وہ اردو نثر و نظم دونوں میں قدرت رکھتے تھے۔ ماہر لسانیات کی حیثیت سے انہیں شہرت حاصل ہے۔ وضع اصطلاحات پر ان کی ایک گراں قدر تصنیف ہے۔ ان کی شاعری میں جوش وخروش اور دعوت عمل بھی ہے۔ عمل زندگی کی علامت ہے۔ پیش نظر نظم بھی اسی نوعیت کی حامل ہے۔ جس میں وہ عمل کا پیغام اور مستقل عزم واستقلال کا درس دیتے ہیں۔

دس اشعار پر مشتمل اس نظم میں شاعر موصوف نے بڑے ہی سادہ سلیس انداز میں با مقصد زندگی گزارنے کے لیے ہمیشہ جد وجہد کرتے رہنے کی تلقین کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دل سوز سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔ یہی وہ سوز ہے جو انسان کو ہمیشہ فعال اور متحرک رکھتا ہے۔ مسلسل حرکت و عمل سے زندگی کو معراج حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ پروانے کی طرف شمع پر نثار ہو کر ایک آن میں جل کر بھسم ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ شمع کی طرح زندگی کی آخری سانس تک پگھل پگھل کر با مقصد زندگی گزارنے کے لیے جدو جہد کرتے رہنا چاہیے۔ سوز محبت جس سے زندگی کو معراج حاصل ہوتی ہے، اور انسان دین ودنیا دونوں جہانوں میں سرخروئی حاصل کرتا ہے لیکن سوز محبت حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے زندگی میں آرام ومصائب بھی جھیلنے پڑتے ہیں اور آگ کے بستر پر کروٹیں بھی بدلنی پڑتی ہیں۔ زندگی حرکت وعمل سے عبارت ہے اور اسے جاودانی پیہم روانی سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ سکون موت کی علامت ہے۔ نبض میں خون ہر دم رواں دواں رہتا ہے۔ یہ روانی دراصل زندگی کی علامت ہے۔ جب تک دل میں کوئی عزم نہ ہو، با مقصد زندگی کے ہدف کو حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اپنے دلوں میں نہ صرف عزم پالنا چاہیے بلکہ اس کو پورا کرنے کے لیے ضدی بچے کی طرف سرکشی پر آمادہ رہنا چاہیے۔ ہر انسان گوناگوں خوبیوں کا مالک ہوتا ہے مگر اس کا جوہر اُس کے دل کے انداز پنہاں ہوتا ہے۔ جب تک اس کا مظاہرہ نہیں ہوتا ہے اس کی خوبیاں ظاہر نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اس نکتے کو شاعر چشمہ آب سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ چشمہ آب جب تک پہاڑوں کے اندر ہے اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے

تاوقتیکہ یہ ابل کر سطح زمین پر نہ آجائے۔انسان کو طوفان وحوادث سے ذرا بھی گھبرانا نہیں چاہیے بلکہ سمندر کی منجھدار میں بھی اگر پھنسا ہوتو بھی ساحل پر پہنچنے کے گر سیکھنے چاہیں۔

شاعر کہتا ہے کہ زندگی رنج والم، دکھ، مصیبت کا ہی دوسرا نام ہے۔اس لیے انسان کو حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کا نام ہے۔اس لیے انسان کو حالات کے مطابق ڈھالتے ہوئے زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے۔جس طرح کہ موم ہر سانچے میں ڈھل کر اپنے وجود کو برقرار رکھتا ہے۔منزل مقصود پر پہنچنا آسان نہیں ہوتا ہے۔پن گھٹ کی ڈگر کٹھن ہوتی ہے لیکن خطرے سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔جو خطرہ مول لے کر اپنا سفر جاری رکھتا ہے وہی بالآخر منزل مقصود پر پہنچ پاتا ہے۔اسی لیے شاعر کہتا ہے کہ انسان کو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے ہمیشہ تلوار کی دھار پر سر کے بل چلنے کو تیار رہنا چاہیے۔دنیا میں طرح طرح کے نامساعد حالات پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں لیکن ان حالات سے ناک بھوں نہیں چڑھانا چاہیے بلکہ کڑوے گھونٹ پی کر بھی اپنے عزم واضح حاصل کرنے کے لیے سرگرداں رہنے کی ضرورت ہے اور آخر میں شاعر کہتا ہے کہ اگر گردش ایام سے با مقصد زندگی حاصل کرنے کی کوششوں کو دھکا پہنچتا ہے تو بھی انسان کو مسلسل آگے بڑھتے رہنے سے باز نہیں آنا چاہیے۔بلکہ اس کو اس گھاس سے سیکھ لینی چاہیے کہ ہزاروں پاؤں سے دب کر بھی وہ سطح زمین پر بالآخر نکل ہی پڑتا ہے۔

بحیثیت مجموعی وحیدالدین سلیم کی یہ نظم نہایت ہی سبق آموز نظم ہے جو انسان کو عمل مسلسل کا پیغام دیتی ہے۔سادہ اور سلیس زبان میں نظم کے تمام اشعار شعریت سے بھرپور ہے۔

۲-سوال: درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کے جمع بنائیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
فعل	افعال	غلط	اغلاط
حال	احوال	مرض	امراض
شاعر	شعراء	حاجی	حجاج
امام	ائمہ		

۳-سوال: درج ذیل الفاظ سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) بنائیے۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
تر	خشک	گرم	ٹھنڈا
نرم	سخت	اعلیٰ	ادنیٰ

ارض　　سما　　صبح　　شام

دن　　رات

۴۔ سوال: اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں جہیز کی لعنت کا ذکر کیجئے۔

۴۔ جواب: از: پٹنہ

۲۰رفروری ۲۰۱۷ء

پیارے احمد! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ کے فضل و کرم سے میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید کرتا ہوں کہ تم بھی بخیر ہو گے۔ تمہارا خط ملا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ میں اس خط میں جہیز کی لعنت کا ذکر کر رہا ہوں۔ آج ہمارے پورے معاشرے میں ہمارے ملک میں اور غیر ممالک میں بھی جہیز ایک بری بیماری کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ آج اس جہیز نام کی بیماری سے کوئی نہیں بچا۔ لڑکیوں کی شادی کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ بن کر سامنے آتا ہے۔ غریب لڑکیوں کو تو رشتہ بھی نہیں شادی کے پیغام جیسے ایک تمنا بن کر رہ جاتی ہے۔ معاشرے میں انہیں حقارت سے دیکھا جاتا ہے جس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ کبھی تو المیہ ہوتا ہے کہ ماں باپ اپنی جمع رقم یہ اُدھار لے کر اپنی بیٹیوں کی شادی کر دیتے ہیں اور جہیز جیسی لعنت کو پورا کرتے ہیں مگر شادی ہونے کے بعد بھی لڑکیوں کو بہت ساری پریشانیوں کو جھیلنا پڑتا ہے۔ کبھی کبھی تو انہیں مار ڈالا جاتا ہے اپنے ماں باپ کے پاس بھیج دیا جاتا ہے اور انہیں ہر طرح سے تکلیف دی جاتی ہے۔ آج کے نو جوانوں کو چاہیے کہ اس جہیز کے معاملہ کو سنجیدگی سے سمجھے اور غور و فکر سے نہ جہیز لیں اور نہ جہیز دیں اور اپنے بڑوں کو بھی سمجھائیں کہ جہیز بہت بُری چیز ہے اور اسلام میں بھی اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ جہیز ایک لعنت ہے اللہ اس سے ہم کو اور آپ کو اور سارے لوگوں کو بچنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

بقیہ پھر لکھوں گا سبھی کو درجہ بدرجہ سلام و دعاء۔

تمہارا دوست

محمد فیاض

یا　　کسی ایک پر مضمون لکھیں:

کمپیوٹر

کمپیوٹر ایک حیرت انگریز برقیاتی ذہن رکھنے والی مشین ہے جس کی مدد سے ریڈیو، ٹیلی فون، ریل گاڑی، ٹیلی پرنٹر، بینک، ہوائی جہاز اور دیگر متعدد انتظامات کو بہتر اور محفوظ ترین بنایا جاتا ہے۔ ۱۹۱۹ء میں پہلا الکٹرانک کمپیوٹر بنا تھا۔ ضروریات کے لحاظ سے کمپیوٹر کی متعدد قسمیں ایجاد کی گئی ہیں۔ پہلی قسم ڈجیٹل کمپیوٹر جو علم ہندسہ کے لیے مخصوص ہے۔ دوسری قسم کو اینالاگ Analog Computer کہا جاتا ہے۔ جس میں ناپ تول کا سسٹم ہے۔ عموماً کمپیوٹر کی برقی، روشنی کی رفتار سے تقریباً 105x3 کیلو فی میٹر فی سکنڈ سفر کرتی ہے۔ اب کمپیوٹر میں بائنری سسٹم Binary

System استعمال ہوتا ہے۔ کمپیوٹر اپنا سارا حساب اسی بائنری سسٹم سے کرتا ہے۔ اس سسٹم میں ایک سگنل پر قوت دوہری ہوجاتی ہے۔ جرمن سائنسداں لیب نٹز Libnter بائنری سسٹم کو فطرت کا سسٹم مانتے تھے۔

آج کی ترقی یافتہ ممالک میں کمپیوٹر کارخانوں میں مشینوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔ ڈیزائن کمپوزنگ کا کام کرتے ہیں ریزرویشن اور ٹریفک کنٹرول کے علاوہ انٹرنیٹ سروس فیکس موسیقی اور لیباریٹریوں میں استعمال ہورہا ہے۔

☆☆☆

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes Urdu (COMP.) Set-VII Fullmarks: 50

Group-A Question

(Marks:10)

کسی پانچ معروضی سوالات کا جواب دیں: **5x2=10**

۱۔ سید سلیمان ندوی کہاں مدفون ہیں۔

(الف) اعظم گڑھ (ب) لاہور (ج) کراچی (د) دسنہ (بہار)

۲۔ خواجہ میر درد کے والد کا نام کیا ہے۔

(الف) خواجہ ناصر عندلیب (ب) مرزا جان طپش (ج) عبداللہ بیگ (د) خواجہ الطاف حسین

۳۔ شاد عظیم آبادی کہاں مدفون ہیں؟

(الف) بہار شریف (ب) دیسہ (ج) منیر شریف (د) پٹنہ

۴۔ ان میں سے کسی شاعر کا تخلص اسد ہے۔

(الف) میر (ب) غالب (ج) درد (د) شاد

۵۔ حسرت موہانی کہاں مدفون ہیں۔

(الف) موہان (ب) فیض آباد (ج) لکھنؤ (د) اناؤ

۶۔ ''مدو جزر اسلام'' کس کی تخلیق ہے؟

(الف) نظیر اکبرآبادی (ب) وحیدالدین سلیم (ج) حفیظ جالندھری (د) الطاف حسین حالی

۷۔ ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کس کی نظم ہے؟۔

(الف) وحیدالدین سلیم (ب) الطاف حسین حالی (ج) اکبرآبادی (د) نظیراکبرآبادی

Group-B

(Marks:10)

درج ذیل میں سے کسی دوسوالوں کے جواب دیں: 2x5=10

۱۔ زبان کے متعلق حالی اپنے رب سے کس بات کی تمنا کرتے ہیں؟

۲۔ خردمند نے بادشاہ آزادکو کیسے تسلی دی ہے۔

۳۔ حسرت موہانی کا مختصر تعارف پیش کیجئے۔

۴۔ سرسید احمد خاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۵۔ ’’بنت بہادر شاہ میں میں زمین دار بستی نے قافلہ کے ساتھ سلوک کیا؟

۶۔ درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے:۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والے
درد منت کش دوا نہ ہوا
میں اچھیا ہوا بُرا نہ ہوا

Group-C

(Marks:30)

سبھی سوالوں کا جواب حسب ہدایت دیں۔

۱۔ کسی ایک متبادل سوال کے جواب دیں: 1x10=10

حالی کے مضمون ’’زبان گویا‘‘ کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

یا

میر تقی میر کی غزل گوئی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

یا

وحیدالدین سلیم کی نظم ''پیغام عمل'' کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

۲۔ درج ذیل الفاظ میں کسی پانچ کے جمع بنائیں۔ 5x1=5

اسلوب اول شرط ولی تاریخ فقیر غذا

۳۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں۔ 5x1=5

نور سخی تذکیر تلخ گراں حلال خاص

۴۔ اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں اپنی تعلیم کا مقصد بیان کیجئے۔ 10x1=10

یا

درج ذیل عنوانات میں کسی ایک پر مضمون لکھیے۔

(۱) قومی ایکتا

(۲) موسم برسات

(۳) اے پی جے عبدالکلام

☆☆☆

Set-7 Answers

Group-A

جواب۔ (۱) (ب) کراچی

(۲) (الف) خواجہ ناصر عندلیب

(۳) (د) پٹنہ

(۴) (ب) غالب

(۵) (ج) لکھنؤ

(۶) الطاف حسین حالی

(۷) الطاف حسین حالی

Group-B

۱- سوال: زبان کے متعلق حالی اپنے رب سے کس بات کی تمنا کرتے ہیں؟

۱- جواب: حالی زبان کی اس اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انسان کو قدرت کا یہ بہترین عطیہ ہے بلکہ اس کی طاقت قدرت الٰہی کا نمونہ ہے۔ یہ طاقت رائگاں نہ ہو اس کا ہر لحہ خیال رکھنا چاہیے اس کا منصب اعلیٰ اور اس کی خدمات ممتاز ہیں۔ لہٰذا وعظ و نصیحت وشفقت کے لیے ہی اس کا استعمال کرنا چاہیے۔

چنانچہ حالی راست گفتار بننے اور زبان اختیار دینے کی اللہ رب العزت سے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب تک دنیا میں رہیں سچے کہلائیں اور جب تیرے دربا میں آئیں تو بھی سچے بن کر آئیں۔

۲- سوال: خردمند نے بادشاہ آزاد کو کیسے تسلی دی؟

۲- جواب: خردمند نے بادشاہ آزاد بخت کو اس طرح تسلی دی کہ جہاں پناہ، ہر دم اور ہر ساعت دھیان اپنا خدا کی طرف لگا کر، دعا مانگا کریں اس کی درگاہ سے کوئی محروم نہیں رہا۔ دن کو بندو بست ملک اور انصاف، عدالت غریب کی فرمائیں۔ تو بندے خدا کے، دوست کے سائے میں امن واماں، خوش گزار رہیں اور رات کو عبادت کیجئے اور درود پیمبر کی روح پاک کو نیاز کر درویش گوشہ نشین متوکلوں سے مدد لیجئے اور روز راتب، یتیم، اسیر، عیال داروں محتاجوں اور رانڈ بیواؤں کو دیجئے۔

اپنے اچھے کاموں اور نیک نیتوں کی برکت سے خدا چاہے تو امید قوی ہے کہ تمہارے دل کے مقصد اور مطلب سب پورے ہوں۔ اور

جس واسطے مزاج عالی مکدر ہو رہا ہے وہ آرزو بر آوے اور خوشی خاطر شریف کو ہو جاوے۔ پروردگار کی عنایت پر نظر رکھیے کہ وہ ایک دم میں جو چاہتا ہے سو کرتا ہے۔ خردمند وزیر نے عرض معروض کرنے سے، آزاد بخت کے دل کو ڈھارس بندھی۔

۳- سوال حسرت موہانی کا مختصر تعارف پیش کیجئے۔

۳-جواب: حسرت موہانی کا نام فضل الحسن اور تخلص حسرت ہے۔ اناؤ ضلع (یو پی) کے قصبہ موہانی میں 1878ء میں پیدا ہوئے۔ 1951ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔ علی گڑھ کالج سے بی۔اے کیا۔ تسلیم لکھنوی کی شاگردی اختیار کی۔ مولانا حسرت موہانی دور جدید کے غزل گو شعراء کے میر کارواں ہیں۔ وہ اس دور کی سیاسی اور سماجی تحریک سے عملی طور پر وابستہ رہے۔

حسرت آزادی کے مجاہدین کے قافلہ سالار بھی رہے۔ جس زمانہ میں انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز کیا حسرت کو رئیس المتغزلین بھی کہا جاتا ہے۔ حسرت کے کلام میں تغزل کا معیار بہت اعلیٰ ہے۔

صحیح جذبات اور واردات کے بیان میں ذوق وشوق بھی ہے اور لطافت اور جدت بھی۔ حسرت عاشق ہوں یا صوفی، محبت وطن ہوں یا میدان سیاست میں سرگرم، ہر حال میں شاعر ہیں۔ ان کے کلام میں واقعیت، معنویت، ندرت، وجدت لطف واثر پورے طور پر نمایاں ہیں۔

۴-سوال: سر سید احمد خاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۴-جواب: سر سید احمد خاں 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک معزز اور علم دوست خاندان میں پیدا ہوئے۔ شاہ جہاں کے عہد حکومت میں ان کے آبا واجداد عرب سے آئے۔ ان کے والد میر متقی نہایت قانع اور صابر تھے۔ ان کی والدہ عزیز النساء بیگم ایک وضع دار خاتون تھیں۔ انہیں کی نگرانی میں سر سید کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ دہلی کے بڑے بڑے علما سے انہوں نے کسب فیض کیا۔

1855ء میں صدر امین ہو کر بجنور گئے اور 1857ء کا ہنگامہ انہوں نے وہیں دیکھا۔ 1876ء میں ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو انہوں نے بقیہ زندگی قوم کے نذر کر دیا۔ 1898ء میں علی گڑھ میں ان کا انتقال ہوا، اور علی گڑھ میں مدفون ہوئے۔

۵-سوال: ''بنت بہادر شاہ'' میں زمین دار بستی والے نے قافلہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

۵-جواب: 'بنت بہادر شاہ' میں زمین دار نے قافلہ کے ساتھ بہت نیک سلوک کیا۔ قافلہ جب حیران و پریشان، تباہ و برباد گاؤں میں پہنچا تو چھوٹی سی بچی زینب پیاس کے مارے رو رہی تھی۔ زمیندار اپنے گھر سے نکلا ایک مٹی کے برتن میں پانی لایا۔ اور بولا آج سے تو میری بہن ہے اور میں تیرا بھائی۔ اس نے اپنی بیل گاڑی تیار کر کے ان کو سوار کیا اور پوچھا جہاں تم کو جانا ہے وہاں پہنچا دوں گا۔ اس طرح زمین دار بستی نے قافلہ کے ساتھ نیک سلوک اور ہمدردی کی۔

۶-سوال: درج ذیل شعر کی تشریح کیجئے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی برلانے والا

۶-جواب: یہ اشعار مولانا حالی کی طویل نظم مدوجزر اسلام سے ماخوذ ہے،اس نظم میں اس دور کا ذکر ہے جب آفتاب اسلام فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا اور ان کی کرنوں نے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے روحِ اسلام کو پاک کیا۔اس دور کا ذکر حالی نے بڑے والہانہ انداز میں کیا ہے ان میں عشق نبی کا سمندر ٹھاٹیں مارتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

حالی کی اس نظم نے مسلمانوں میں انقلاب کا عزم بپا کر دیا،قوم کو بیدار کر دیا اسی انقلاب اور بیداری کا نتیجہ یہ رہا کہ انسان کی آس ہی ختم ہو جاتی ہے تو شاعر کو اس کا خود بھی احساس ہوتا ہے۔

درد منت کش دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

یہ شعر مرزا غالب کا ہے اس میں شاعر کہتا ہے کہ میرا درد اگر اچھا نہیں ہوا تو اس میں کیا برا ہے،دوا کا منت کش تو نہیں ہوا۔کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا احسان لے کر اپنا دکھ درد دور کرنا انسان کی خودداری کے خلاف ہے۔

Group-C

۱- سوال: وحیدالدین سلیم کی نظم "پیغام عمل" کا خلاصہ کیجئے۔

۱- جواب: مولانا وحیدالدین سلیم ماہر لسانیت کی حیثیت سے نہایت ممتاز ادیب و شاعر ہیں۔ان کی شاعری میں جوش و خروش اور دعوت عمل پایا جاتا ہے۔عمل زندگی کی علامت ہے۔یہی پیکار اس نظم میں موجود ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ زندگی مسلسل جدو جہد کے نتیجہ میں نکھرتی ہے کامیابی اور ناکامی،آزمائش و ابتلا زندگی کو بامعنی بناتی ہے۔مثل پروانہ ایک پل میں زندگی ختم کرنے والے ہیں باقیات صالحات کی طرح نقوش زندگی چھوڑ کر جاتے ہیں۔بقول شاعر اگر زندگی کو سوز محبت میں کباب کی طرح لذیذ اور معنی خیز با مقصد بنانا مقصود ہو تو آگ کے بستر پر کروٹیں بدلنا سیکھنا چاہیے۔زندگی حرکت کا نام ہے۔افسردہ ہونا موت کو دعوت دینا ہے۔جب تک جسم میں دوران خون و حرارت باقی رہتی ہے،نبض کی حرکت قائم رہتی ہے۔زندہ دل افراد کے عزائم اور حوصلے بلند ہوتے ہیں۔وہ خواہشات کی تکمیل کے لیے آمادہ و پیکار رہتے ہیں۔طفل سرکش کی طرح ضد کرنا،مچلنا اور مقصدِ زندگی کے حصول کے لیے جدو جہد کرنا ہی کامیاب ہونے کی شرط ہے۔وہی چشمہ آب ابھرتا ہے۔جو سنگ خارا کے اندر شگاف پیدا کر سکے۔زندگی میں تنازعہ کرنے والی گھڑیاں سمندر کی تھپیڑوں کی آغوش میں زندہ رہتے ہیں۔ہر زندہ دل انسان رنج و غم مسکراتے ہوئے جھیلتا ہے۔کٹھن منزل تک پہنچنے کے لیے جدو جہد کرتا ہے۔وقت و صلاحیت جان و مال کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتا۔

تلخیاں، محرومیاں اور دشواریاں اس کی راہ کے کانٹے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ان حوادث سے پامال نہیں ہوتا اور ترقی کی راہ پر مسلسل گامزن رہتا ہے۔ دوب کی طرح دب دب کر ابھرنا ہی اصول زندگی ہے۔ اس نظم کے اندر پیغام عمل کے متعدد پہلوؤں کو مثالوں کے ذریعہ سمجھانے کی نہایت کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

۲- سوال: درج ذیل الفاظ میں کسی پانچ کی جمع بنائیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
اسلوب	اسالیب	شرط	شرائط
ولی	اولیاء	تاریخ	تواریخ
فقیر	فقراء	غذا	اغذیہ

۳- سوال: درج ذیل میں کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں۔

الفاظ	ضد	الفاظ	ضد
نور	ظلمت	سخی	بخیل
تذکیر	تانیث	تلخ	شیریں
گراں	ارزاں	حلال	حرام
خاص	عام		

۴- سوال: اپنے دوست کو ایک خط لکھیے جس میں اپنی تعلیم کا مقصد بیان کیجئے۔

۴- جواب: از: پٹنہ

20 فروری 2017ء

پیارے افضل! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کے فضل وکرم سے میں یہاں خیریت سے ہوں اور امید کرتا ہوں کہ تم بھی بخیر ہو گے۔ تمہارا خط ملا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ آج کے دور میں تعلیم کی اہمیت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ تعلیم کے بے شمار فائدے ہیں تعلیم آدمی کو جانور سے انسان بناتی ہے۔ تعلیم سے انسان بہتر زندگی گذارنا سیکھ پاتا ہے۔ اندھیرے سے اجالے کی طرف آتا ہے۔ پستی سے بلندی کی طرف جاتا ہے۔ تعلیم سے انسان اپنے خدا کو پہچانتا ہے، اچھے اور برے میں تمیز ہدیت سے ہوتی ہے۔ اپنے اسلاف اور تاریخ کی حفاظت تعلیم ہی سے ممکن ہے اپنی تہذیب اور ثقافت کی اصل پہچان ہو پاتی ہے۔

تعلیم کے ان گنت فائدے اسی وقت ہو سکتے ہیں جب عمل کے ذریعہ ان کو ظاہر کیا جائے۔ تعلیم بغیر عمل کے بیکار ہو جاتی ہے۔ اس لیے میرے بھی تعلیم کا مقصد ہے کہ میں اپنی M.BBS کی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کروں۔ آج ترقی یافتہ دنیا میں لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کر کے انہیں عمل میں لانے کی ضرورت ہے۔ بقیہ پھر لکھوں گا۔ سبھی کو درجہ بدرجہ سلام و دعاء۔

تمہارا دوست

رحمان

یا

قومی ایکتا

قومی ایکتا سے مراد ملک یا قوم کے افراد کا آپس میں متحد ہونا ہے۔ یعنی آپس کے چھوٹے موٹے اختلاف کو دور کرنے کے رنگ و نسل اور غریب و امیر کا فرق مٹا کر آپس میں مل جل کر رہنا قومی اتحاد کہلاتا ہے۔ اپنے مفہوم کے لحاظ سے قومی اتحاد ایک وسیع اصطلاح ہے۔

ارسطو جیسے عظیم دانشور اور دیگر دانشوروں نے قوم اور قومیت کا مفہوم اپنے اپنے طور پر بیان کیا ہے لیکن ہمارے ملک ہندوستان کے پس منظر میں قومی اتحاد سے مراد ہندوستان کے تمام باشندوں خواہ جس تہذیب اور جس مذہب کے ماننے والے ہوں، انہیں ایک ہندوستانی کی حیثیت سے آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ مل جل کر رہنا ہے۔

ہمارے ملک میں قدیم زمانے سے ہی مختلف اوقات میں مختلف قومیں باہر سے آ کر آباد ہوتی رہیں، ایک خاص وقت میں ایک قوم جو یہاں آ کر آباد ہوئی تو اس قومیت کا اپنا ایک الگ تصور رہا۔ یعنی آریہ لوگ بھی اس ملک میں باہر سے آئے۔ ان کی قومیت کا تصور الگ رہا اور مسلمان بھی باہر سے آئے جن کی قومیت کا الگ الگ تصور فروغ پاتا رہا۔ آج ہندوستان میں چار بڑے مذاہب کے ماننے والے لوگ موجود ہیں۔ مثلاً ہندوازم، اسلام، عیسائیت اور سکھ مذہب ان تمام مذاہب کے ماننے والوں کے نزدیک قومیت کا تصور الگ الگ ہے۔ لیکن قومیت کے اختلاف کے ساتھ ایک قدرے مشترک ضرور ہے کہ ہم سب ہندوستانی قومیت کے ہیں اور اس لحاظ سے ہمارے اندر قومی ایکتا ہونا ہی چاہیے۔ ایکتا میں طاقت ہے ہم اس ایکتا کے ذریعہ ہی دشمنوں سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔

Group-B

۶-سوال: درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے۔

درد منت کش دوا نہ ہوا

میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

یہ اشعار مرزا اسد اللہ خاں غالب کی غزل کا مطلع ہے۔ شاعر فرماتے ہیں کہ میرے مرض عشق کے لیے دوا نہ کی گئی اس لیے میری محبت کا درد دوا کا احسان اٹھانے سے محفوظ رہا۔ علاج نہ کرانے سے درد اچھا نہ ہوا تو میرے حق میں برا بھی نہ ہوا۔ بلکہ بہتر ہوا کیوں کہ درد محبت تو میری زندگی کا سرمایہ ہے علاج ہو جانے کے بعد پھر لطف زندگی سے شروع ہو جاتا ہے۔ دوست کی دوستی اور محبوب کی محبت سے محروم رہتا اور عشق جیسے مقدس جذبے کی مٹی پلید ہو جاتی ہے۔

☆☆☆

Group-A Question

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes | Urdu (COMP.) Set-VIII | Fullmarks: 50

(Marks-10)

۱۔ کسی پانچ معروضی سوالات کا جواب دیں: **5x2=10**

۱۔ ''بنت بہادر شاہ'' کا نام کیا ہے۔

(الف) زینب (ب) کلثوم (ج) رقیہ (د) رابعہ

۲۔ یہ شعر کس کا ہے۔:

وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے
آئینہ کیا مجال تجھے منھ دکھا سکے

(الف) میر (ب) درد (ج) حسرت (د) غالب

۳۔ غالب کا مزار کہاں ہے؟

(الف) آگرہ (ب) حیدرآباد (ج) دہلی (د) فیض آباد

۴۔ کس شاعر کو ''رئیس المتغزلین'' بھی کہا جاتا ہے؟

(الف) غالب (ب) میر تقی میر (ج) حسرت موہانی (د) شاد عظیم آبادی

۵۔ ''مسدس حالی'' کا اصل نام کیا ہے؟

(الف) شاہنامہ اسلام (ب) آخری دنیا کو سلام (ج) مدوجزر اسلام (د) شعاع اسلام

۶۔ نظیر اکبر آبادی کی پیدائش کہاں ہوئی؟

(الف) دلی (ب) آگرہ (ج) لاہور (د) لکھنؤ

۷۔ یہ کس کا شعر ہے؟:

ہو کے پامال حوادث نہ ترقی سے رکو
دوب کی طرح دب دب کے نکلنا سیکھو

(الف) حالی (ب) نظیر (ج) حسرت (د) وحیدالدین سلیم

Group-B

(Marks:10)

درج ذیل میں سے کسی دو سوالوں کے جواب دیں: 2x5=10

۱۔ ''قصہ آزاد بخت کا'' مرکزی خیال کیا ہے؟

۲۔ مضمون ''امید کی خوشی'' میں سرسید احمد خاں نے کیا پیغام دیا ہے؟

۳۔ بنت بہادر شاہ کے قافلہ کے ساتھ شاہی حکیم نے کیا برتاؤ کیا؟

۴۔ غزل کی تعریف پیش کیجئے اور نظم سے اس کا فرق بتائیے۔

۵۔ وحیدالدین سلیم کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۶۔ حسرت موہانی کے دو اشعار تحریر کیجئے۔

Group-C

(Marks:10)

سبھی سوالوں کا حسب ہدایت جواب دیں۔

۱۔ کسی ایک متبادل سوال کا جواب دیں: 1x10=10

شاد عظیم آبادی کی غزل گوئی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

یا

اپنی کتاب میں شامل کسی ایک نظم کا خلاصہ لکھئے۔

یا

''قصہ آزاد بخت کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

۲۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کی جمع بنائیں: 5x1=5

ذکر شکل عدد غرض قلم مرض موج

۳۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) بنائیے۔ 5x1=5

۴۔ اپنے والدہ کو ایک خط لکھیے جس میں اپنے تعلیمی ادارہ کے متعلق جانکاری دیجئے۔ 10x1=10

یا درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھیے۔

(۱) عیدالفطر

(۲) جاڑے کا موسم

(۳) اپنا پسندیدہ کھیل

☆☆☆

Set-8 Answers

Group-A

جواب:۔(ا) (ب)کلثوم (۲) (ب)درد

(۳) (ج)دہلی (۴) (ج)حسرت موہانی

(۵) (ج)مدوجزر اسلام (۶) (ب)دہلی

(۷) (د)وحیدالدین سلیم

ا- سوال: ''قصہ آزاد بخت'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟

ا- جواب: ''قصہ آزاد بخت'' میرامن دہلوی کی کتاب باغ و بہار سے ماخوذ ہے یہ قصہ نہایت عبرت ناک اور دلچسپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم قسطنطنیہ شہر میں آزاد بخت نام کا ایک بادشاہ تھا اس بادشاہ میں نوشیرواں جیسی عدالت اور حاتم جیسی سخاوت تھی۔ وہ رعایا کی بھلائی کے کاموں کو ہمیشہ ترجیح دیتا تھا اس لیے اس کی رعیت نہایت خوشحال اور آسودہ تھی۔

لیکن ان تمام تر آسودگی کے باوجود بادشاہ آزاد بخت اولاد جیسی نعمت سے محروم تھا۔ اس کی حکومت کا کوئی وارث نہیں تھا جب وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو اپنے مونچھوں میں سفید بال دیکھ کر گھبرا گیا اور حکومت سے کنارہ کشی اختیار کر کے گوشہ نشیں ہو گیا۔ مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی فکر بھی ضروری ہے۔

۲-سوال: مضمون ''امید کی خوشی'' میں سرسید احمد خاں نے کیا پیغام دیا ہے؟

۲-جواب: مضمون ''امید کی خوشی میں سرسید احمد خاں نے نہایت حکمت عملی کے ساتھ والدین اور بچوں کے جذباتی رشتہ کا جائزہ پیش فرمایا ہے۔ سبھی والدین اپنے نونہال سے یہی امید کرتے ہیں کہ یہ نوخیز پود ازمانے کی خزاں سے محفوظ رہے۔ اس کی شادابی سے ملک وقوم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اس کی وجہ سے والدین کو عزت اور سرخروئی حاصل ہو۔ سرسید کہنا چاہتے ہیں کہ امید پر دنیا قائم ہے۔ ناامیدی کفر ہے۔

۳- سوال: بنت بہادر شاہ کے قافلہ کے ساتھ شاہی حکیم نے کیا برتاؤ کیا؟

۳- جواب: بنت بہادر شاہ کے قافلہ کے ساتھ شاہی حکیم نے بہت برا برتاؤ کیا جب قافلہ بری طرح برباد اور تباہی کے دہانے پر پہنچ گیا تو شاہی حکیم میر فیض علی نے ایسی بے مروتی کا برتاؤ کیا جس کی کوئی حد نہیں۔ صاف کانوں پر ہاتھ رکھ لیے کہ تم لوگوں کو ٹھہرا کر اپنا گھر بار تباہ و برباد کرنا نہیں چاہتا۔

۴-سوال: غزل کی تعریف پیش کیجئے اور نظم سے اس کا فرق بتائیے۔

۴-جواب: غزل کے لغوی معنی محبوب سے التفات کی باتیں کرنا ہے۔غزل میں کم از کم پانچ اشعار ہوتے ہیں۔غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم ردیف اور ہم قافیہ ہوتے ہیں۔غزل میں اگر دوسرا شعر بھی مطلع ہو تو اس کو حُسن مطلع کہتے ہیں۔غزل کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا مخلص لاتا ہے۔ مقطع کہلاتا ہے۔اردو شاعری میں غزل سب سے پرانی صنف ہے۔غزل کا ہر شعر معنی کے اعتبار سے الگ ہوتا ہے جبکہ نظم مسلسل ہوتی ہے۔ ہر شعر معنی کے اعتبار سے ایک دوسر کے ساتھ مل کر پورا ہوتا ہے۔

۵- سوال: وحیدالدین سلیم کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۵- جواب: وحیدالدین سلیم پانی پت کے رہنے والے تھے۔ 1867ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں ہی حاصل کی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور چلے گئے۔منشی، فاضل اور ہائی اسکول کے امتحانات پاس کر کے ریاست بہاول پور کے محکمہ تعلیم سے وابستہ ہوگئے۔اس کے بعد ریاست رام پور میں بھی ملازمت اختیار کرلی۔کچھ دنوں سر سید احمد خاں کے سکریٹری کی حیثیت سے خدمت انجام دی۔اخیر میں جامعہ عثمانیہ حیدر آباد میں اردو کے پروفیسر بحال ہوئے۔حیدر آباد میں دارالترجمہ سے بھی متعلق رہے۔1935ء میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

سوال:۶۔ حسرت موہانی کے دو اشعار تحریر کیجئے۔

جواب:۶۔ (i) حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کردیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کردیا

(ii) پڑھ کے تیرا خط مرے دل کی عجب حالت ہوئی
اضرابِ شوق نے ایک حشر برپا کر دیا

Group-C

۱- سوال: ''قصۂ آزاد بخت کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

۱- جواب: ملک روم میں کوئی بادشاہ تھا۔اس کا نام آزاد بخت تھا۔اس کی سلطنت میں رعیت آباد اور خوش حال تھی۔لوگ آسودہ اور چین سے رہتے تھے۔اس بادشاہ میں حاتم جیسی سخاوت اور نوشیرواں جیسی عدالت تھی۔اس کے ملک میں چور اچکے کا نام ونشان تک نہ تھا۔اس بادشاہ کی عمل داری میں ہزاروں شہر تھے۔اتنی بڑی سلطنت ہوتے ہوئے وہ یاد خدا سے کبھی غافل نہ رہتا تھا۔اس کو دنیا کے آرام کی ہر

چیز حاصل تھی۔لیکن اس کو کوئی اولاد نہ تھی جس کا اس کو سخت غم تھا۔اولاد کے لیے وہ ہمیشہ دعا کرتا رہتا تھا۔لیکن کوئی اولاد نہ ہوئی اور عمر اس کی چالیس کی ہوگئی۔آئینے میں اس نے مونچھوں کے بالوں کو سفید پایا تو رونے لگا اور سمجھ گیا کہ اب قسمت میں اولاد نہیں جب یہ بات دل میں آئی تو اس نے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔جب اس کا چرچا پھیلا اور آہستہ آہستہ تمام ملک میں خبر ہوگئی تو دشمنوں نے سر اُٹھانا شروع کردیا۔تمام امیر و امراء جمع ہوئے اور صلاح مشورہ کرنے لگے۔آخر کار یہ تجویز ٹھہری کہ وزیر عاقل جس کا نام خردمند تھا۔بادشاہ سے مل کر حقیقت حال سے آگاہ کرلے۔خردمند جب بادشاہ سے ملا تو اس کی حالت پر رونے لگا۔کیوں کہ یہ اس کے باپ کا بھی وزیر رہ چکا تھا۔اس نے بادشاہ کو سمجھایا بجھایا اور کہا کہ آپ خدا سے دعاء مانگا کریں۔اس کی درگاہ سے کوئی محروم نہیں گیا ہے۔رات عبادت میں بسر کیجئے اور دن میں حکومت کیجئے اس سے دل کا مقصد پورا ہوگا۔بادشاہ راضی ہوگیا اور حکومت کے کاموں کو دیکھ بھال کرنے لگا۔ایک روز اس نے کتاب میں دیکھا اگر کسی کو کوئی غم لاحق ہو تو وہ قبرستان کی طرف رجوع کرلے۔یہ سوچ کر بادشاہ نے رات کو موٹے موٹے کپڑے پہن کر کچھ روپے اشرفی لے کر چپکے سے قلعے سے باہر نکلا اور میدان کی راہ لی۔جاتے جاتے ایک قبرستان میں پہنچے۔وہ سچے دل سے درود پڑھ رہے تھے۔اس وقت ہوا چل رہی تھی۔یکبارگی بادشاہ کو دور سے ایک شعلہ نظر آیا۔دل میں خیال آیا کہ اس آندھی میں یہ روشنی حکمت سے خالی نہیں۔وہ اس طرف چلے جب نزدیک پہنچے دیکھا تو چار فقیر بے نوا کفنیاں گلے میں ڈالے اور سر زانو میں رکھے عالم بے ہوشی میں آزاد بخت کو یقین ہوگیا کہ اس کی مراد ان لوگوں کی برکت سے ضرور پوری ہوگی۔

۲- درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کی جمع بنالیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
ذکر	اذکار	شکل	اشکال
عدد	اعداد	غرض	اغراض
قلم	اقلام	مرض	امراض
موج	امواج		

۳۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) بنائیے۔

لفظ	ضد	لفظ	ضد
تاریکی/تاریک	روشنی/روشن	ترکیب	تجزیہ
تنگ	کشادہ	جلوت	خلوت
جاہل	عالم	حرکت	سکون

۴-سوال: اپنے والدہ کوایک خط لکھیے جس میں اپنے تعلیمی ادارہ کے متعلق جانکاری دیجئے۔

جواب: از: پٹنہ

والدہ محترمہ ! سلام ونیاز

شفقت نامہ نظر نواز ہوا۔روح کو قلبی سکون میسر ہوا۔خدا آپ بزرگوں کا سایہ ہمیشہ دراز رکھے۔

امی آپ کو جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ میرا تعلیمی ادارہ بہت اچھا اور صاف ستھرا ہے۔عمارت بہت ہی خوبصورت ہے۔اس میں سب سے بڑا کمرہ لائبریری کا ہے وہاں بہت ساری کتابیں موجود ہیں۔ ہمارے تعلیمی ادارے میں بہت بڑا امیدان بھی ہے۔ہم وہاں بہت مزہ کرتے ہیں۔ ہمارے تعلیمی ادارہ کمروں میں بڑی کھڑکیاں ہیں جن سے ہمیں روشنی اور ہوائیں ملتی رہتی ہیں۔

آپ بزرگوں کی رہنمائی میں کسی لائق بن جاؤں یہی میری زندگی کا واحد مقصد ہے۔آپ کی سرپرستی اور نیک خواہشات ہی دراصل میرے لیے سرمایۂ حیات ہیں اور انشاءاللہ کامیاب ہوکر آپ کا نام روشن کروں گا۔ بقیہ خیر وعافیت ہے۔

فقط والسلام

آپ کا فرزند

محمد عبداللہ

یا

جاڑے کا موسم

موسم سرما کو سردی کا موسم یا جاڑا بھی کہتے ہیں۔یہ ہندوستان میں نومبر کے آخر سے شروع ہوتا ہے اور آخر میں ختم ہوتا ہے۔برسات کے بعد اور گرمی سے پہلے ہوتا ہے۔اس میں دن چھوٹے اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔موسم سرما فصلوں کے کاٹنے اور خوشی منانے کا موسم ہوتا ہے۔اس موسم میں کھانے لذیذ معلوم ہوتے ہیں۔اور جلد ہضم ہوتے ہیں۔یہ موسم گرم لباس کا موسم ہے۔دھوپ بھلی معلوم ہوتی ہے لوگ دھوپ کھانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔سرد لہر چلنے سے جانیں بھی جاتی ہیں۔برف باری ہوتی ہے۔اس موسم میں طالب علموں کو پڑھنے میں دل بہت لگتا ہے اس طرح یہ موسم کی اپنی دلکشی ہے اور ساتھ ہی پریشانیاں بھی ہیں۔

☆☆☆

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes Urdu (COMP.) Set-II Fullmarks: 50

Group-A Question

Marks-10

درج ذیل معروضی سوالات میں سے کسی پانچ کے جواب دیں: 5x2 = 10

۱۔ ''قصہ آزاد بخت کا'' کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

(الف) گنجے فرشتے (ب) رانی کیتکی کی کہانی (ج) فسانہ عجائب (د) باغ و بہار

۲۔ سر سید کے مضمون کا کیا عنوان ہے؟

(الف) قرآن پاک کا تاریخی اعجاز (ب) زبان گویا (ج) امید کی خوشی (د) قصہ آزاد بخت

۳۔ خواجہ میر درد کہاں مدفون ہیں؟

(الف) فیض آباد (ب) لکھنؤ (ج) فرید آباد (د) دہلی

۴۔ میر تقی کی وفات کہاں ہوئی؟

(الف) آگرہ (ب) دہلی (ج) لکھنؤ (د) حیدر آباد

۵۔ یہ کس کا شعر ہے۔

تمناؤں میں الجھا یا گیا ہوں
کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں

(الف) شاد (ب) درد (ج) میر (د) غالب

۶۔ کس شاعر کا اصل نام فضل الحسن ہے؟

(الف) غالب (ب) حسرت موہانی (ج) درد (د) غالب

۷۔ کیوں نہ ہو تیری محبت سے منور جان و دل

شمع جب روشن ہوئی گھر میں اجالا کر دیا -یہ شعر کس کا ہے؟

(الف) حسرت موہانی (ب) میر تقی میر (ج) خواجہ میر درد (د) شاد عظیم آبادی

Group-B

Marks-10

مندرجہ ذیل سوالوں میں کسی دو کا جواب دیں: 5x2=10

۱۔ اپنی یاد سے خواجہ میر درد کا کوئی ایک شعر لکھ کر اس کی تشریح کیجئے۔

۲۔ خواجہ حسن نظامی کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۳۔ سر سید احمد خاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۴۔ نظم ''کلجگ'' میں نظیر اکبر آبادی نے کیا پیغام دیا ہے؟

۵۔ نعت کسے کہتے ہیں؟ حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

۶۔ میر امن دہلوی کا تعارف پیش کیجئے۔

Group-C Marks-30

کسی ایک متبادل سوال کا جواب دیں: 1x10=10

۱۔ سیر سید کا تعارف پیش کیجئے۔

حسرت موہانی کی غزل گوئی پر روشنی ڈالئے

حالی کے مضمون زبان ''گویا'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیں۔

۲۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی جمع بنائیں 5x1=5

خاتون قانون امام دعا مولی قافیہ ہمت

۳۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) لکھیں: 5x1=5

تعریف زمین راحت زندگی سخت شکست صغیر

۴۔ اپنے والد کو خط لکھیے جس میں اپنے تعلیمی ادارہ کے متعلق جانکاری دیجئے۔ 10x1=10

یا

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھئے۔

(۱) اخبار کے فوائد

(۲) دہشت گردی

(۳) گرمی کا موسم

☆☆☆

Group-A Answers

۱- جواب: (د) باغ و بہار (۲) (ج) امید کی خوشی
(۳) (د) دہلی (۴) (ج) لکھنؤ
(۵) (الف) شاد (۶) (ب) حسرت موہانی
(۷) (الف) حسرت موہانی

Group-B

۱- سوال: اپنی یاد سے خواجہ میر درد کا کوئی ایک شعر لکھ کر اس کی تشریح کیجئے۔

۱- جواب: تمنا ہے تیری اگر ہے تمنا
تری آرزو ہے اگر آرزو ہے

یہ شعر خواجہ میر درد کی غزل سے ماخوذ ہے۔اس میں شاعر کہتے ہیں کہ معشوق کی تمنا ہے جو محبوب کی بھی تمنا ہے جو معشوق کی دلی خواہش ہے محبوب اُسے پوری طرح اپنانا چاہتا ہے۔ان کے ہر درد آرزو کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ان کے سکھ دکھ میں ان کا ساتھ نبھانا چاہتا ہے۔اس اشعار میں عشق مجازی کے رنگ بھی موجود ہیں۔عشق حقیقی کا بھی معنی موجود ہے۔شاعر کہتا ہے کہ دل میں صرف اور صرف خدا کی آرزو اور تمنا ہونی چاہئے۔

۲- سوال: خواجہ حسن نظامی کی شخصیت پر روشنی ڈالئے

۲- جواب: خواجہ حسن نظامی کا نام علی حسن ہے۔ ادبی اور عرفی نام حسن نظامی ہے ان کے والد کا نام حافظ سید عاشق علی ہے۔ 1879 مطابق 1129ھ میں بستی حضرت نظام الدین اولیا میں پیدا ہوئے۔ دہلی کے مشہور بزرگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔سید خانوادے سے تعلق تھا۔خواجہ حسن نظامی بچپن ہی سے صوفیانہ، مذہبی اور ادبی مسائل پر لکھتے تھے۔ان کی زندگی مضمون نویسی، تصنیف وتالیف اور مریدوں کی خدمات میں صرف ہوئی۔ 'سی پارہ دل' ان کے مضامین کا پہلا مجموعہ ہے۔

بارہ حصوں میں ناول کے انداز میں غدر کے افسانے تحریر کیے'بنت بہادر شاہ غدر دہلی کے افسانے سے ماخوذ ہے۔کرشن بیتی' میلا دنامہ، یزید نامہ بیگمات دہلی کے آنسو ریزیڈنٹ کی ڈائری ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

۳- سوال: سیر سید احمد خاں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۳- جواب: سرسید احمد خاں 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی کے ایک معزز اور علم دوست خاندان میں پیدا ہوئے۔ شاہ جہاں کے عہد حکومت میں ان کے آبا واجداد عرب سے ہندوستان آئے۔ ان کے والد میر متقی نہایت قانع اور صابر تھے۔ ان کی والدہ عزیز النساء بیگم ایک وضع دار خاتون تھیں۔ انہیں کی نگرانی میں سرسید کی تعلیم وتربیت ہوئی۔ دہلی کے بڑے بڑے علما سے انہوں نے کسب فیض کیا۔ 1898ء میں علی گڑھ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور علی گڑھ میں مدفون ہوئے۔

۴- سوال: نظم ''کلجگ'' میں نظیر اکبرآبادی نے کیا پیغام دیا ہے؟

۴- جواب: ''نظم کلجگ'' میں نظیر اکبرآبادی یہ پیغام دیتے ہیں کہ انسان دنیا میں جیسا عمل کرتا ہے ردعمل کے طور پر ویسا ہی ثمرہ اس کو ملتا ہے۔ اگر کسی کے ساتھ نیکی کی جاتی ہے تو اس کا بدلہ نیک ہی ملتا ہے اور اس کے برعکس اگر کسی کے ساتھ بدی کی جاتی ہے تو اس کا بدلہ بھی برا ہی ملتا ہے۔ گویا یہ دنیا ایک بازار کی طرح ہے یہاں جس طرح کا عمل کیا جاتا ہے اس کا بدلہ بھی ویسا ہی ملتا ہے۔ نظیر اکبرآبادی نے اسی بنیادی نکتہ کو مختلف مثالوں کے حوالے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔

۵- سوال۵: نعت کسے کہتے ہیں؟ حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

۵- جواب: پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت، تعریف اور توصیف شمائل وخصائص کے نظمی انداز بیان کو نعت کہتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کی مدحت، تعریف اور توصیف شمائل وخصائص کے نظمی انداز بیاں کو حمد کہتے ہیں۔

۶- سوال: میر امن دہلوی کا تعارف پیش کیجئے۔

۶- جواب: میر امن دہلوی کا اصل نام میر امن اور تخلص لطف تھا۔ دہلی میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے۔ ان کے اجداد مغل بادشاہوں کی رکاب میں رہتے اور ان کی خدمات کے صلے میں انہیں جاگیر بھی عطا ہوئیں۔ جب احمد شاہ ابدالی کی فوج دہلی میں داخل ہوئی تو میر امن کا گھر بھی لٹنے سے محفوظ نہ رہ سکا۔ سورج مل جاٹ نے ان کی جاگیر بھی ضبط کر لی۔ میر امن دہلی چھوڑ کر نکلے اور کئی برسوں تک عظیم آباد میں مقیم رہے۔ وہاں سے تلاش معاش میں کلکتہ آئے۔ نواب دلاور جنگ نے انہیں اپنے چھوٹے بھائی میر محمد کاظم خاں کا اتالیق مقرر کیا۔ دو سال اس خدمت کو انجام دینے کے بعد منشی میر بہادر علی حسینی کے وسیلے سے گل کرسٹ تک پہنچے اور اور 4 مئی 1801 کو چالیس روپے ماہانہ تنخواہ پر فورٹ کالج کے ہندوستانی شعبے میں ان کا تقرر ہوا۔ میر امن کی شہرت جس کتاب سے ہے وہ باغ و بہار ہے 1804 میں ان کا انتقال ہوگیا۔

Group-C

۱- سوال: حسرت موہانی کی غزل گوئی پر روشنی ڈالئے۔

۱- جواب: مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی رئیس المتغزلین کے خطاب سے نوازے گئے۔ان کی پیدائش ۱۸۷۸ء میں موہان ضلع اناؤ (اودھ) میں ہوئی۔ان کے والد جداعلیٰ سید محمود نیشاپور سے ہندوستان آئے اور موہان میں سکونت اختیار کی۔حسرت کی ابتدائی تعلیم مکتب میں ہوئی ۱۹۰۲ء میں علی گڑھ کالج سے بی۔اے کیا۔یہیں ان کی شاعری پروان چڑھی۔مئی 1951ء لکھنؤ میں وفات پائی مولانا حسرت موہانی کو شاعری میں تسلیم لکھنوی سے تلمذ حاصل تھا۔تسلیم کا سلسلہ دہلوی کے توسط سے حکیم مومن خان تک پہنچتا ہے لیکن حسرت کو فیض صحبت دیگر اساتذہ سے بھی حاصل ہوا ہے۔

وہ خود کہتے ہیں:

غالب مصحفی ومیر ونسیم ومومن
طبع حسرت نے اٹھایا ہے استاد سے فیض

حسرت اگر ایک طرف سیاست داں تھے تو دوسری طرف اردو کے مایہ ناز شاعر اور بالغ نظر نقاد بھی تھے۔انہوں نے متقدمین ومتاخرین شعرائے اردو کے کلام کا نہ صرف مطالعہ کیا تھا بلکہ ایک خاص ترتیب سے ان کے کلام کا انتخاب بھی شائع کیا۔انہوں نے تمام عمر جو کچھ کیا غزل کی حدود کے اندر رہ کر کیا، وہ خصوصیت سے عاشقانہ، عارفانہ اور فلسفیانہ اشعار کہتے تھے۔ان کے کلام میں داخلی رنگ پایا جاتا ہے۔جو دہلی کا طرۂ امتیاز ہے۔

۲۔ درج ذیل الفاظ سے کسی پانچ کی جمع بنائیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع
خاتون	خواتین	قانون	قوانین
امام	ائمہ	دعا	ادعیہ
مولی	موالی	قافیہ	قوافی
ہمت	ہمم		

۳۔ درج ذیل الفاظ میں سے کسی پانچ کی ضد لکھیں۔

تعریف	توہین	زمین	آسمان
راحت	رنج	زندگی	موت

شکست فتح صغیر کبیر

۴- سوال: اپنے والد کو خط لکھئے جس میں اپنے تعلیمی ادارہ کے متعلق جانکاری دیجئے۔

۴- جواب:

از: دربھنگہ

پدر بزرگوار ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شفقت نامہ نظر نواز ہوا۔ روح کو قلبی سکون میسر ہوا۔ خدا آپ بزرگوں کا سایہ ہمیشہ دراز رکھے۔

ابو آپ کو جان کر بے حد خوشی ہوگی کہ میرا تعلیمی ادارہ بہت اچھا اور صاف ستھرا ہے۔ عمارت بہت ہی خوبصورت ہے۔ اس میں سب سے بڑا کمرہ لائبریری کا ہے وہاں بہت ساری کتابیں موجود ہیں۔ ہمارے تعلیمی ادارے میں بہت بڑا میدان بھی ہے ہم وہاں بہت مزے کرتے ہیں۔ ہمارا تعلیمی ادارے کے کمروں میں بڑی بڑی کھڑکیاں ہیں، جن سے ہمیں روشنی اور ہوائیں ملتی رہتی ہیں۔

آپ بزرگوں کی رہنمائی میں کسی لائق بن جاؤں یہی میری زندگی کا واحد مقصد ہے۔ آپ کی سرپرستی اور نیک خواہشات ہی دراصل میرے لیے سرمایہ حیات ہیں اور انشاء اللہ کامیاب ہوکر آپ کا نام روشن کروں گا۔ بقیہ خیر و عافیت ہے۔

فقط والسلام

آپ کا سعادت مند

محمد اعجاز

یا

گرمی کا موسم

موسم گرما کو گرمی کا موسم کہتے ہیں یہ ہندوستان میں اپریل سے جون تک رہتا ہے۔ یہ موسم خزاں کے بعد اور برسات کے قبل ہوتا ہے۔ گرمی کی دھوپ کی شدت پورے جسم پر پسینہ اس موسم کی خصوصیت ہے۔ مئی اور جون کے مہینہ میں لُو چلتی ہے۔ اس لُو سے بہت سے لوگ مرجاتے ہیں۔ اس موسم میں دن بڑے اور راتیں چھوٹی ہوتیں ہیں۔ امیر لوگ ایئر کولر اور پنکھوں میں سوتے ہیں۔ غریب لوگ رات میں میدانوں اور سڑکوں پر سو لیتے ہیں۔ اس موسم میں آم، لیچی، کھیرا وغیرہ جیسے بہت سارے پھل ملتے ہیں۔ اسکول اور دفتر گرمی کی وجہ سے صبح کے ہوجاتے ہیں۔ پینے کا پانی اکثر جگہوں پر نہیں مل پاتا ہے۔ یہ فطری موسم ہے۔ اس کے بغیر کئی خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔

☆☆☆

MODEL Questions with answers

For Intermediate Examinations- 2017

Subject : Urdu

Time: 3 hours 15 Minutes   Urdu (COMP.) Set-X   Fullmarks: 50

Group -A Question

Marks:10

کسی پانچ معروضی سوالات کے جواب دیں: 5x2=10

۱۔ حالی کا اصل نام کیا ہے؟

(الف) سخاوت حسین (ب) الطاف حسین (ج) دلاور حسین (د) شجاعت حسین

۲۔ میر تقی میر کی وفات کب ہوئی؟

(الف) 1723 (ب) 1810 (ج) 1933 (د) 1950

۴۔ حسرت موہانی کی وفات کب ہوئی

(الف) 1878 (ب) 1951 (ج) 1971 (د) 1980

۵۔ غالب کا انتقال کب ہوا؟

(الف) 1869 (ب) 1969 (ج) 1787 (د) 1880

۶۔ باغ و بہار کب لکھی گئی۔

(الف) 1801 (ب) 1908 (ج) 1835 (د) 1936

۷۔ حالی کو شمس العلما کا خطاب کب ملا؟

(الف) 1803 (ب) 1904 (ج) 1935 (د) 1832

Group-B

(Marks:10)

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے کسی دو کا جواب دیں: 2x5=10

۱۔ حالی کے مضمون ''زبان گویا'' کا لب ولباب کیا ہے؟

۲۔ سید سلیمان ندوی کی شخصیت پر روشنی ڈالیے

۳۔ اپنی یاد سے میر تقی میر کا کوئی شعر لکھ کر اس کی تشریح کیجئے۔

۴۔ نظر اکبر آبادی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے۔

۵۔ وحید الدین سلیم کی شخصیت پر روشنی ڈالئے۔

۶۔ خواجہ حسن نظامی کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

Group-C

(Marks:30)

۱۔ کسی ایک متبادل سوال کا جواب دیں: 1x10=10

حالی کی نظم ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

یا

میر امن دہلوی کی نثری خوبیاں بیان کیجئے۔

یا

سر سید احمد خاں کا تعارف پیش کیجئے۔

۲۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ الفاظ کی جمع بنائیں: 5x1=5

عاشق ساکن حاجی قصہ محنت وکیل شاعر

۳۔ درج ذیل میں سے کسی پانچ کی ضد (الٹا) بنائیے۔ 5x1=5

فوق مدح محبت لعنت معلوم نشیب نور

۴۔ اپنے بڑے بھائی کو خط لکھیے جسمیں کتاب خریدنے کے لیے رقم کی گذارش کیجئے۔ 10x1=10

یا

درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر مضمون لکھئے۔

(۱) ہمارا شہر

(۲) ورزش

(۳) کتاب کا مطالعہ

(۴) مہاتما گاندھی

Set-10 Answers

Group-A

۱۔جواب (ب)الطاف حسین حالی

۲۔ (ب)1810

۳۔ (الف)1927

۴۔ (ب)1951

۵۔ (الف)1869

۶۔ (الف)1801

۷۔ (ب)1904

Group-B

۱- سوال: حالی کے مضمون ''زبان گویا'' کا لب ولباب کیا ہے۔

۱- جواب: حالی نے اردو نظم ونثر دونوں اصناف میں نہایت مفید مضامین اظہار خیال کیے ہیں۔ان کی تحریر مدلل سادہ اور دل آویز ہوتی ہے۔حالی کے مضمون ''زبان گویا'' ایک پُر تاثر تحریر ہے جس میں زبان کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے زبان کی لطافت اور شیریں بیانی بلبل اور طوطی سے بہتر ہوتی ہے۔ یہ قاصد، ترجمان، وکیل، ساحر فسوں جس گداز کا کردار نبھاتا ہے۔معصوم بچوں کی زبان اپنی ادھوری بولیوں سے غیروں کو لبھاتی ہے اور والدین کی مسرتوں کو دوبالا کرتی ہے۔حالی کے مضمون ''زبان گویا'' کا لب ولباب اسی طرح کا ہے۔

۲- سوال: سید سلیمان ندوی کی شخصیت پر روشنی ڈالئے۔

سید سلیمان ندوی علامہ شبلی نعمانی کے اہم شاگرد اور جانشیں تھے۔بہار کے مردم خیز علاقہ دسنہ، ضلع نالندہ (بہار) میں 1884ء میں پیدا ہوئے۔سید سلیمان ندوی عربی اور فارسی کے جید عالم تھے۔دارالمصنفین اعظم گڑھ (یوپی) سے ان کا خاص تعلق تھا۔سرسید حالی، شبلی اکبر جیسے ادیبوں اور شاعروں اور دانشوروں سے ان کے تعلقات تھے۔

مولانا شبلی نعمانی کی وفات کے بعد ان کی تصنیف سیرۃ النبی جسے شبلی نامکمل چھوڑا تھا۔سید سلیمان ندوی نے پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ وہ رسالہ ''معارف' اعظم گڑھ کے برسوں ایڈیٹر رہے۔ان کی مشہور کتابوں میں نقوش سلیمانی، خیام، عرب و ہند کے تعلقات، ارض القرآن، رحمت عالم، حیات شبلی، خطبات مدارس اور سیرۃ عائشہ شامل ہیں۔کراچی میں ۲۲ نومبر 1953ء کو ان کا انتقال ہوگیا۔

۳- سوال: اپنی یاد سے میر تقی میر کا کوئی شعر لکھ کر اس کی تشریح کیجیے۔

۳- جواب: نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

یہ اشعار میر تقی میر کی غزل سے ماخوذ ہے۔ میر کے اس شعر میں شعریت سادگی اور ندرت بیان کیے ہیں۔ میر تقی میر حسن ظاہری کی خوبی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں اپنے محبوب کے نازک ہونٹوں کی خوبی بیان کروں پس یہ سمجھ لیجیے کہ اس کے ہونٹ گلاب کی پنکھڑی کی مانند خوبصورت ہیں۔

۴-سوال: نظیر اکبر آبادی سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجیے۔

۴-جواب: نظیر اکبر آبادی کا نام شیخ محمد ولی اور تخلص نظیر سے ان کے والد کا نام شیخ محمد فاروق تھا۔ نظیر اکبر آبادی دہلی کے رہنے والے تھے۔ نظیر 1740 میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ لیکن احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت اپنی ماں کو لے کر آگرہ چلے گئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اس لیے نظیر اکبر آبادی (اکبر آباد) سے مشہور ہو گئے۔ نظیر کی نظمیں سیاسی ماحول اور معاشرے کے مختلف پہلوؤں کی ترجمانی کرتی ہیں۔ ان میں نظیر کے مشاہدے اور تجربے کا پورا پورا جوہر موجود ہے۔ جوانہوں نے زندگی سے رنگارنگ ہنگاموں، اعلیٰ وادنیٰ محکموں اور عوامی میلوں، محفلوں، ہندوستان کے مختلف مذہبوں، فرقوں اور طریقوں کے معتقدات، رسم ورواج اور ان کے باہمی میل جول کو دیکھ کر انسان اور اس کے معاشرہ کے بارے میں حاصل کیا۔ 1830 میں نظیر کی وفات آگرہ میں ہوئی۔

۵- سوال: وحیدالدین سلیم کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۵- جواب: وحیدالدین سلیم کی پیدائش 1867ء میں پانی پت میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پانی پت میں ہی حاصل کی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور چلے گئے۔ منشی فاضل اور ہائی اسکول کے امتحانات پاس کر کے ریاست بھاول پور کے محکمہ تعلیم سے وابستہ ہو گئے۔ اس کے بعد ریاست رام پور میں ہی ملازمت اختیار کر لی۔ کچھ دنوں سرسید احمد خان کے سکریٹری کی حیثیت سے خدمت انجام دیں۔ اخیر میں جامعہ عثمانیہ حیدر آباد میں اردو کے پروفیسر بحال ہوئے۔ حیدر آباد میں دارالترجمہ سے بھی متعلق رہے۔ وحیدالدین سلیم اردو نثر و نظم دونوں میں یکساں قدرت رکھتے تھے۔ ماہر لسانیات کی حیثیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ وضع اصطلاحات ان کی ایک گراں قدر تصنیف ہے۔ 1935ء میں وحیدالدین سلیم کا انتقال ہو گیا۔

۶- سوال: خواجہ حسن نظامی کی شخصیت پر روشنی ڈالیے۔

۶- جواب: خواجہ حسن نظامی کی پیدائش 1879ء میں بستی حضرت نظام الدین اولیا میں ہوا۔ خواجہ حسن نظامی کا نام علی حسن اور ادبی اور عرفی

نام حسن نظامی ہے۔ ان کے والد کا نام حافظ سید عاشق علی تھا۔ دہلی کے مشہور صوفی بزرگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ سید خانوادے سے تعلق رکھتے تھے خواجہ حسن نظامی بچپن ہی سے صوفیانہ مذہبی اور ادبی مسائل پر لکھتے تھے۔ دہلی کی ٹکسالی زباں میں انتہائی سادگی اور روانی کے ساتھ اپنے مفہوم کو ادا کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔ سی پارۂ دل' ان کے مضامین کا پہلا مجموعہ ہے۔ بارہ حصوں میں ناول کے انداز میں غدر کے افسانے تحریر کیے۔

'بنت بہادر شاہ' غدر دہلی کے افسانے سے ماخوذ ہے'' کرشن بیتی' میلادنامہ' یزید نامہ' بیگمات دہلی کے آنسو، ریزیڈنٹ کی ڈائری ان کے مشہور تصانیف ہیں۔

۱- سوال: حالی کی نظم ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' کا خلاصہ تحریر کیجئے۔

۱- جواب: نظم ولادت نبویؐ کے شاعر الطاف حسین حالی ہیں۔ ان کی مشہور کتاب مد و جزر الاسلام جسے مسدس حالی بھی کہتے ہیں اس کے چند بندوں کو ترتیب دے کر نظم کی شکل دی گئی ہے۔ اس نظم میں شاعر فرماتے ہیں کہ یکا یک خدا کی غیرت کو حرکت ہوئی اور ایک آن میں دنیا کی کایا پلٹ گئی یہ رحمت کا بادل بوقبیس کی طرف بڑھا اور پورے شہر مکہ پر سایہ فگن ہو گیا اور مکہ کی سرزمین میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی جس کی خوش خبری عیسیٰؑ نے دیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء فرمائی تھی۔ آپ صلعم کی بعثت کے ساتھ ساری دنیا کی تاریکی ختم ہو کر روشنی چھا گئی۔ رسالت کا سورج بن کر سارے عالم پر پھیل گیا۔ آنحضرت نے غریبوں یتیموں اور بیواؤں کی سرپرستی کا حکم دیا۔ قبائل امتیازات اور رنگ و نسل کے فرق کو مٹا کر افراد کی سیرت و کردار کی تعمیر اور صالح معاشرہ کی تشکیل کا سلسلہ شروع ہو گیا، پھر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا اور قرآن پاک کی شکل میں قیامت تک کے لیے مکمل شریعت دی گئی۔ یہ نظم اسلامی حکومت کی تشکیل کا سلسلہ شروع ہو گیا، پھر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آیا اور قرآن پاک کی شکل میں قیامت تک کے لیے مکمل شریعت دی گئی۔ یہ نظم اسلامی حکومت کی تشکیل اور مذہبی انقلاب کی تصویر پیش کرتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری دین اور آخری صحیفہ لے کر دنیا میں تشریف لائے۔ آپ نوبت کی عمارت کی آخری اینٹ تھے۔ آپؐ کے بعد نہ کوئی نیا دین آنے والا ہے۔ نہ کوئی کتاب اترنے والی ہے اور نہ کوئی نئی نبوت ہونے والی تھی اس بنا پر وقتی اور عارضی معجزوں کے علاوہ آپ کو ایک ایسا خاص معجزہ ''قرآن'' بخشا گیا جو قیامت تک قائم اور باقی رہنے والا ہے۔

☆☆☆☆